سائق العباد الی
صحة الاعتقاد

طبع فی المطبع سعید المطابع الکائن
ببلدۂ بنارس فی سنة ۱۳۰۲
الهجریة

داخلہ نمبر ۱۴۳۳۷۱
فن نمبر العقـ ۲۵
کتاب نمبر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی اصول الایمان و فروع الاسلام و شیون
الاحسان و الصلوۃ والسلام علی افضل رسلہ و خاتم انبیائہ
من جائنا بالسنۃ المقدسۃ و عظیم القرآن و علی آلہ و صحبہ
الماضین علی خیر ھدیہ والداعین الیہ کل انسان اما بعد یہ رسالہ
اردو زبان کا بیان مین عقائد صحیحہ اسلام کے ترجمہ ہے رسالہ عربی انتقاد الی النقاد
کا جسکو سید ابو النصر میر علی حسن خان کان اللہ لہ و کان نے بحسب فرمایش بعض
اخوان ایمان کے لکھا تھا مین نے اوسکا ترجمہ بحکم جناب عالیہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
والیہ ریاست بھوپال ادام اللہ مجدہا کے اردو مین تحریر کیا اور اسکا نام سائق العباد
الی صحۃ الاعتقاد رکھا نفعہا اللہ بہا و سائر المسلمات و المسلمین
و کرمہ اللھم امین مولف رسالہ نے بعد حمد و نعت کے یون کہا ہے
مختصر رسالہ مین خالص عقائد سلف کا بیان ہے جو کہ اکابر ائمہ و مستند ین امت

ہوگئے ہین غرض اسکی تصنیف سے نفع اپنی ذات کا اور اوس شخص کا ہے
جو عقائد صحیحہ شرعیہ کا طالب ہو تاکہ جملہ سعادات دینی و دنیوی پہ فائز ہو اور
ادلہ عقائد کی تفصیل دوسری مجلد پر محول رکھی ہے جسکو مین بعد بقصد ثواب
ہدیۂ ارباب سنت وکتاب کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی و باللہ التوفیق اہل حق
واصحاب حدیث کے اقوال واحوال متفق ہین ایمان باللہ عزوجل اور توحید کی
شہادت پر اور اس امر پر کہ ذات باریتعالی موصوف ہے صفات قدیمہ سے جنکا
ثبوت یا تو قرآن مجید سے ہے جسکے پس و پیش مین باطل کو گذر نہین یا احادیث
صحیحہ معتمدہ آنحضرت صلعم سے کیونکہ حضرت اپنے حق تبلیغ سے کما حقہ فارغ ہو چکے ہین
اور راہ ہدایت کو روز روشن کیطرح واضح فرما گئے ہین کہ نہ کسی ملحد کو اوسمین
تاب مقال ہے اور نہ کسی مخالف کو کچھ محل مجال الغرض ایمان لے آئے اہل حق
و حدیث خداے پاک کے اون اسماء و صفتون پر جو قرآن و حدیث مین وارد ہین
اور محمول ہین وہ اپنے معانی ظاہر پر نہ اونمین کسیطرح کی تاویل کرتے ہین
جو مستلزم تعطیل و انکار صفات ہو اور نہ ایسی تشریح کیجاتی ہے جو منجر بہ تشبیہ
و تمثیل ذات ہو بڑا فضل اللہ نے اہلسنت پر یہ کیا کہ بچا لیا ہے اونکو تحریف
و تاویل آیات اور تشریح کیفیت صفات سے جو داخل تفریط و افراط ہین اور
توفیق بخشی ہے فہم و ادراک صحیح کی یہی سبب ہے کہ طے کر گئے ہین وہ شاہراہ
تنزیہہ و توحید کو اور محفوظ رہے ہین تعطیل و تشبیہ سے اتباع کیا ہے اونہون نے
ارشاد الہی لیس کمثلہ شئ اور لم یکن لہ کفوا احد کا ان آیتون نے
خیال مماثلت ذات و صفات و افعال کو بیخ و بن سے قطع کر دیا اور کفایت
کر گیا ہے اونکو اس بارہ مین یہ طریقہ بہتیہ مع سنت نبویہ کے اسطرح پر کہ نہ پھیرے
وہ کبھی طرف بدعات ردیہ کے اور پا لیا ہے اونہون نے اسکی بدولت عند اللہ

سبحانہ وتعالیٰ مراتب علیہ مدارج سنیہ کو رضی اللہ عنہم وارضاہم وجعل الفردوس نزلہم وماواہم

فصل

اسماے اللہ عز وجل مندرجہ قرآن وسنت جو کہ اوسکی ذات وصفات کے ثبوت اور
صدور افعال عجیبہ وجامعیت ہر کمال پر دال ہیں یہ ہیں اللہ رحمٰن
رحیم ملک ملیک سبوح قدوس سلام مومن مہیمن عزیز
جبار متکبر خالق خلاق بارئ مصور غافر غفار قاہر
قہار وہاب رازق رزاق رب فتاح علیم علام قابض
باسط خافض رافع فاطر صانع معز مذل سمیع بصیر
حکم عدل جمیل لطیف خبیر حلیم عظیم غفور شکور
شاکر علی کبیر حفیظ حافظ ناصر نصیر مقیت حسیب
رفیع جلیل اکرم کریم فعال قدیم رقیب قریب مجیب
حنان منان دیان واسع محیط حکیم طبیب کافی شافی
ودود مجید باعث شہید وکیل کفیل قوی متین ولی
حمید محصی مبدی معید ممیت کاشف قاضی حی قیوم
مدبر واجد ماجد سید واحد وتر فرد احد صمد
قادر قدیر مقتدر مقدم موخر اول آخر ظاہر باطن ولی
والی مولیٰ متعالی بر تواب طالب غالب منتقم عفو
غیاث رؤف مقسط جامع غنی مغنی معطی مانع وفی
صادق ضار نافع جواد نور ہادی بدیع باقی وارث
رشید صبور حیی الحق المبین سریع الحساب فالق الحب والنوی ـ
ذوالطول ذوالفضل ذوالعرش ذوالمعارج ذوالانتقام ـ ذوالجلال والاکرام

یہ کل اسما ایکسو اکاون ۱۵۱ ہین ہر ایک کے معنی انمین سے جسطرح علحدہ علحدہ ہین اور
ہر ایک سے جدا جدا ایک وصف سمجھا جاتا ہے اوسیطرح بعض مختلف اسما بھی باعتبار قدر
مشترک کے صفت واحدہ پر دلالت کرتے ہین بعضے اسما سے ثبوت وبقاے خداے
پاک ظاہر وہویدا ہے اور بعض سے صفت وحدانیت وخلق وتدبیر خلائق پیدا
کوئی وصف ایجاد وابداع ظاہر کر رہا ہے اور کوئی نفی تشبیہ بتلا رہا ہے وعلی ہذا القیاس
بخاری ومسلم وترمذی وغیرہم دیگر محدثین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے اللہ پاک کے ننانوے ۹۹ نام ہین یعنی ایک کم سنو جو شخص احصا کر لیگا اونکو داخل
ہوگا بہشت مین لفظ احصا کے معنی اگرچہ لغتاً شمار کر لینا ہے مگر یہان مقصود اون
نامونکا زبانی یاد کرنا ہے نہ فقط گنتی کر رکھنا اور تفصیل وتشریح اون ننانوے ۹۹
نامونکی جو روایت ترمذی وغیرہ مین وارد ہے وہ دراصل منجانب راوی ہے
ارشاد نبوی سے ثبوت تفصیلی نہین ہے اور خدا کے نامونکو ننانوے کہنا باعتبار
کثرت اطلاق وزیادت استعمال کے ہے کل اسما کا حصر واحاطہ ننانوے مین مراد
نہین ہے کیونکہ اسماے مذکور الصدر جنمین نود و نہ ۹۹ نام مرویہ ترمذی بھی داخل ہین
تمامہا کتاب وسنت سے ثابت ہین اور ہر ایک کی سند محدثین مین معروف ومشہور
ہے اور کتاب الجواہر والصلاۃ وغیرہ دیگر کتب مبسوطہ مین درج ہے ہر مسلمان کو
انپر ایمان لانا لازم ہے یہ اسما اپنے ظاہری معنی پر بلا تشبیہ وتمثیل کے رکھی جاوین
کسیطرحکا اعتراض یا کچھ تاویل والحاد وکمی بیشی انمین نہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ امر
توقیفی ہے خداے پاک کا جو اسم ووصف شارع سے منقول ہے فقط وہی واجب
القبول ہے راے واجتہاد سے کسی چیز کا قیاس اونپر درست نہین ہے -

فصل

منجملہ اون صفتون کے جنکو پروردگار نے اپنی ذات کیواسطے ثابت کیا ہے اور جو

منصوص قرآن مجید ہین یہ بھی صفت ہے کہ ساتون آسمان کے پرے عرش مجید پر
اللہ پاک مستقر و مستوی ہے قرآن مجید مین سات جگہہ اسکا بیان آیا ہے اور
احادیث متکاثرہ سے بھی یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے اسیواسطے محدثین
وراسخین فی العلم کا اسپر ایمان واذعان ہے تشبیہ سے بچنے کے لیے مختصر کلمہ
لیس کمثلہ شئی اور چھوٹا سا جملہ لم یکن لہ کفوا احد کفایت کرتا ہے مالک نے بھی
بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی فوقیت و علو کل خلق پر اور عالم فانی سے اوسکی علیحدگی
جو شخص تسلیم نہ کرے وہ رد کرنیوالا ہے قرآن و حدیث کا اعاذنا اللہ من ذلک
امام مالک کہتے ہین کہ اللہ اپنی ذات سے تو بالاے آسمان ہے اور علم اوسکا ہر
مکان مین ہے امام شافعی نے کہا کہ خلافت حضرت ابوبکر اسواسطے حق ہے کہ حق تعالی نے
اوسکا حکم آسمان سے دیا ہے۔ ابن مبارک نے کہا کہ ہم اپنے پروردگار کو
ساتون آسمان کے اوپر تمام خلق سے جدا جانتے۔ اور جو مقولہ جہمیہ کا ہے کہ خدا کی
ذات یہان ہے یعنی زمین پر تعالی اللہ عن ذلک ہم اسکے معتقد و قائل نہین ہین
ف اجل صفات الٰہیہ سے حیات۔ علم۔ قدرت۔ قوت۔ عزت۔ جلال مجد
جبروت۔ کبریا۔ عظمت۔ مشیت۔ ارادہ۔ سمع۔ بصر۔ رویت۔ کلام
قول۔ وحی۔ اور پردہ کے آڑ سے بات کرنا۔ اور بعض مرسلین و ملائکہ و دیگر
عباد مقربین کو اپنا کلام سنا دینا۔ اور وعدہ۔ وعید۔ ترغیب ترہیب
خلق۔ امر۔ شہادت و غیب۔ اور تقدس ہر نقصان و عیب سے ہے
اسکے سوا۔ وجہ۔ یدین۔ نفس۔ عین۔ ذات۔ شخص۔ صبر۔ صورت
یمین۔ کف۔ حثیات۔ اصبع۔ ساعد۔ ذراع۔ صدر۔ ساق۔ قدم
رجل۔ جنب۔ روح۔ رحم۔ ظل۔ علو۔ مشیت۔ مرصاد۔ دنو
قرب۔ اتیان نزول۔ ہرولہ۔ وطاۃ بوج۔ نفس۔ ضحک۔ عجب۔ فرح

تبشبش - نظر - غیرت - ملال - استحیا - استہزاء - خدلیعت - مکر - فراغ

تردد - فضل - رحمت - محبت - رضا - سخط - غضب - عداوت -

ولایت - اختیار - صبر - امادہ خلق - محاضرہ - مصافحہ - اطلاع - اشراف

عندیت - تقلیب قلوب - علم غیب - ذکر خلق - اور ہر روز نئی شان میں رہنا

اور جو کچھ کہ اسکے ماورا آیات قرآنی سے واضح طور پر ثابت ہیں یا احادیث

حسنہ وصحیحہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت مندرج ووارد ہیں وہ سب اسمائے

حسنیٰ وصفات جلیلہ سے معدود ہیں بعض اوصاف بعض احادیث میں متعین

المراد ہیں اور بعض محتمل المعنی ہیں **تنبیہ** صفات ذاتیہ اللہ عزوجل

کے تعلقات باعتبار کثرت اشخاص وافراد متعلق بہا کے اگرچہ بیحد وحساب ہیں

مگر اس کثرت اضافات سے کسی صفت ذاتی میں تکثر نہیں ہوا بلکہ اونمیں سے

ہر واحد ذات کی مانند واحد بالذات ہے

فصل

اجماع کیا ہے جملہ اہل حق وتوحید نے اسبات پر کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر رات میں

آسمان دنیا پر نزول فرمایا کرتا ہے اور نزول اوسکا مخلوق کے نزول سے کسی

قسم کی مشابہت ومناسبت نہیں رکھتا ہے نہ اوسکی اصل کیفیت ہمیں معلوم ہے

اور نہ اوسکی تشبیہ کسی چیز کے ساتھ ہم دے سکتے ہیں کیونکہ رسول خدا صلعم نے

اوسکی کیفیت ہمیں نہیں بتلائی فقط اسیقدر فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہر شب کو

آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے حضرت ام سلمہ رض زوجہ آنحضرت صلعم نے ایکروز

یہ کہا کہ آج کے روز نزول فرمایا کرتا ہے اللہ پاک آسمان دنیا پر لوگوں نے

کہا کہ کونسے دن حضرت ام سلمہ رض نے جواب دیا کہ عرفہ کے روز اور حدیث عائشہ رض

میں وارد ہے کہ نزول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو آسمان دنیا پر رات

نہین ہے بلکہ فقط اوسکے دیدار کی تمثیل ہے روئیت قمر لیلۃ البدر سے اسی مین
کہتا ہون کہ اللہ تعالی کا دیکہنا دو طرح پہ ہوسکتا ہے اول اوسکا ظہور وانکشاف
کامل طور پہ ہونا جسکے مقابلہ مین تصدیق ایمانی وایمان بالغیب بھی بے اصل
والے ثابت ہونگے معتزلہ کا مسلک مختار یہی ہے اور فی نفسہ حق بھی ہے مگر خطا
اونکی اسباب مین حصر کرینا روئیت کا بہ اسی معنی مین دوسرا طریقہ روئیت اللہ
تعالی کا متعدد صورتین دیکھنا ہے جسپر احادیث کثیرہ دال ہین اور یہی مذہب
قوی ہے الغرض اللہ کو ایمان والے اپنے سر کی آنکھون سے روبرو اوسکی صورت
اور رنگ کے دیکھین گے چنانچہ فرمایا آنحضرت صلعم نے دیکھا مین نے اپنے رب کو
اچھی صورت مین اور جسطرح خواب مین یہان اللہ تعالی کو دیکھتے ہین اوسی
طرح عقبی مین اوسکا دیدار شافہتہً ہوگا اور اگر مقصود شارع ان دو صورتون
کے سوا اور کچھہ معنی روئیت کے ہین تو اوسی پہ ہمارا ایمان ہے اگرچہ بعینہ
اسوقت تک ہمنے اوسکو نہ سمجھا ہو ؛

فصل

ہر نیکی بدی اور طاعت ومعصیت اور ایمان وکفر اللہ ہی کے خلق وارادہ سے
ظاہر ہوتا ہے اوسکے بلا عزم وایجاد کوئی شے خیر ہو یا شر وقوع نہین پاتی اتنا
فرق البتہ ہے کہ ایمان وطاعت سے اللہ خوشنود وراضی ہے اور کفر ومعاصی سے
خفا وناخوش **تنبیہ** باوجودیکہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر خیر وشر کا
وجود اللہ ہی کی قضا وقدر اور اوسیکے ایجاد وامر سے ہے مگر براہ ادب محض شر
وبدی کو اللہ کیجانب منسوب نہین کرتے ہین کیونکہ اسمین ایہام ورائحہ طعن
والزام کا اوسکی ذات عالی سمات کی نسبت متبادر ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ
رسول خدا صلعم نے یہ ارشاد فرمایا ہے الخیر فی یدایک والشر لیس الیک

یعنی بھلائی تیرے ہاتھون مین ہے اور برائی سے تو بری ہے - اور حضرت ابراہیم سے قرآن مجید مین یہ ماثور ہے و اذا مرضت فہو یشفین یعنی جب مین بیمار ہوتا ہون تو خدا ہی مجکو شفا عطا کرتا ہے بیماری چونکہ سبب اذیت و کلفت تھی اوسکو حضرت ابراہیم علیہ نے تادبا اپنی ہی طرف نسبت کیا اور شفا کو فعل خدا بنایا حالانکہ واقع مین مرض و شفا دونون بدست خدا ہین ؎ گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ ٭ تو در طریق ادب کوش و گو گناہ من ست ٭

فصل

خدا تعالی تمام عالم سے غنی و بے پروا ہے اپنی ذات و صفات مین کسی جہت سے کسی شخص و سبب کا محتاج نہین ہے اور نہ کسیکا محکوم و تابع ہے - ہر امر مین وہی سب پر غالب ہے جو چاہتا ہے کرڈالتا ہے اور جب امر کا ارادہ کرتا ہے اوسکا حکم جاری کردیتا ہے اللہ پر کسیکے لازم و واجب کرنے سے کوئی فعل لابد نہین ہوتا ہان جس چیز کا وعدہ وہ کرلیتا ہے اپنے لطف و کرم سے اوسکا ایفا البتہ فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ سے بڑھکر سچا کوئی نہین ہے اللہ کا کام حکمت سے خالی نہین ہوتا اور نہ معاملات جزیہ مین لطف و اصلح کا پاس اوسپر لازم ہوتا ہے کوئی فعل خدائے پاک کا قبیح نہین ہے اور نہ خلاف حق و انصاف اوسکا کوئی حکم و کام ہے اوسکی ہر ایجاد و ارشاد مین حکمت پائی جاتی ہے سوا اسکے کسیکا حکم نہین چلتا اشیا کا حسن و قبح عقل کی رو سے نہین ہے اور اسیکی مثل اعمال کا نیک و بد ہونا اور اونپر تقسیم ثواب و عذاب کی ہولی بھی تابع عقل نہین ہے بلکہ یہ جملہ امور اللہ ہی کے حکم و مقدور اور اوسیکی تشریع و ارشاد پر موقوف ہین ٭

فصل

فرشتے بھی اللہ کی ایک مخلوق ہین مختلفۃ المراتب مقرب غیر مقرب آسمانی

زمینی اور ہر ایک کے متعلق ایک ایک خدمت ہے بعض ملائکہ بندون کے اعمال لکھتے ہین اور بعضے لوگونکی حفاظت اسباب ہلاکت سے کرتے ہین بعض کے متعلق مخلوق کے دلمین خیر و نیکی کا القا کرنا ہے جسطرح کہ برے خیالات بنی آدم کے دلونمین شیاطین ڈالا کرتے ہین ہر فرشتہ کیواسطے من جانب اللہ ایک مرتبہ علیحدہ مقرر ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرسکتا ہر ایک تعمیل احکام پر ہمیشہ مستعد کمربستہ رہتا ہے عصیان و خلاف کے نام سے بھی کسیکو آگاہی نہین ہے

فصل

جملہ مقدرات قلیل و کثیر نیک و بد اور تلخ و شیرین اللہ ہی کے حکم و تقدیر سے واقع ہین کوئی شے تقدیر کی دافع نہین اور نہ اوس سے بچنے کی کوئی تدبیر ہے ہر شخص کو وہی بات پیش آتی ہے جو نوشتہ پیشانی ہے تمام خلق فرضاً متفق اس امر پر ہون کہ کوشش کرکے کچھ منفعت کسیکو پہنچادین جو اوسکے مقدر مین اللہ نے نہین لکھی تو کامیابی اونکو کسیطرح سے ممکن نہوگی اور اگر ایسے ہی کسیکا ضرر سب ملکر خلاف تقدیر چاہینگے ہرگز اونکے ضرر کرنے سے بال تک بیکا نہوگا اللہ تعالی جو تکلیف و ضرر اپنی مشیت و ارادہ سے بندہ پر بھیجتا ہے اوسکا دفع کرنیوالا اللہ کے سوا کوئی نہین ہوتا اور جسکی بہبود و بہتری وہ چاہتا ہے اوسکا رد کردینا بھی کسیکے ہاتھ مین نہین رہتا ٭

فصل

ایمہ سلف اہل حدیث کا اسپر اجماع ہے کہ آنحضرت صلعم ایک شب مع جسد اطہر و روح مبارک کے مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور وہان سے ساتون آسمانونکو طے کرکے سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور صبح صادق سے پیشتر مکہ معظمہ مین واپس آگئے اسکے خلاف جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ معراج کا قصہ خواب کا واقعہ ہے سیر جسمانی نہین تھا

وہ کافر گمراہ ہے کیونکہ معراج کا بیان بطور تواتر منقول ہے اوسمین شک کسیطرح
نہین ہوسکتا احادیث صحیحہ جو اہل نقل و فضل کے نزدیک مقبول و مسلم ہین اسپہ
شاہد ہین ظاہر حدیث صحیح اگر اوسمین کسیطرح کی توجیہ و تاویل نکیجاوے سے لیے
مفید ہے کہ آنحضرت صلعم لیلۃ المعراج مین مشرف بدیدار پروردگار ہوئے ہین
چونکہ اس مقدمہ مین قیل وقال کا کرنا بدعت ہے اسیلیے کسی سے بحث پیہا ڈ
مین ہمین بھی منظور نہین رویت کا منکر اللہ و رسول کا خلاف کرنیوالا ہے اعاذنا اللہ من ذلک

فصل

اجسام دنیوی کا اعادہ عقبیٰ مین ارواح کے ساتھ دلائل واضحہ کتاب و سنت سے
ظاہر ہے آخرت مین ہر شخص کا بدن عرف و شرع کی روسے وہی ہوگا جو دنیا مین تھا
اگرچہ بحیثیت ازدی مقدار طول و عرض مین کچھ کمی بیشی کیون نہ آجاوے مرنیکے
بعد ہر شخص کا قبر سے اوٹھنا برحق ہے قیامت کے شدائد و واقعات مہیب جنکی خبر
اللہ و رسول نے دی ہے جسطرح بندونکا علی اختلاف المراتب اذیت و تکلیف
اوٹھانا اور داہنے بائین ہاتھومین نامہ اعمال کا تقسیم ہونا اور ذرہ برابر تک کی
نیکی بدی اونمین مرقوم پانا اور وزن اعمال و عبور صراط اور حساب و کتاب
و سوال و جواب اور ہر عمل کی جزا و سزا المنا و غیرہ ذلک جن جن زلازل و فتن اور
آلام و محن کا وقوع حشر کے روز بتلایا گیا ہے سب شدنی اور سچ ہین *

فصل

اہل سنت کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلعم کی شفاعت اولیٰ خدا کے حکم سے قیامت مین
کل اہل محشر متقین و فاسقین اور کفار و مشرکین کیواسطے عام ہوگی جسکے سبب
نہایت کرب و بیچینی سے لوگونکو تخفیف و افاقہ ہوگا - اور شفاعت ثانیہ خاص عصاۃ
مومنین و مرتکبین کبائر کے لیے جہنم سے نکالنے کی غرض سے ہوگی جبکہ وہ آگ سے

جلکہ کو لے بنگئے ہونگے رسول خدا صلعم ہی سب سے پہلے شفاعت کو کھڑے ہون گے
اور آپ ہی کی شفاعت پر قبولیت کا اثر سب سے پیشتر و کھلائی دیگا قرآن مجید مین
جہان شفاعت کی نفی آئی ہے اوس سے مراد بدون مشیت و رضا اور
بغیر حکم خدا اوسکا واقع ہو جانا ہے چنانچہ فرمایا اللہ پاک نے لا یتکلمون الا من
اذن لہ الرحمن و قال صوابا یعنی نہ کلام کرینگے اوسدن مگر وہ لوگ کہ اون
اللہ کا حکم ہو جاویگا اور کہین گے بہتر بات اس شفاعت پانیکا مستحق وہی شخص
ہے جو دل سے باخلاص تمام لا الہ الا اللہ کہتا تھا توحید پر ثابت قدم اور
شرک سے تنفر تام رکھتا تھا اسپر بھی ایمان لانا چاہیے کہ اہل ایمان و توحید کا
ایک گروہ بلا حساب و کتاب کے جنت کی راہ لیگا دوسرا گروہ کچھ خفیف سا حساب
سمجھا کر بلا تکلیف و عذاب پانے کے بہشت مین جگہہ پالیگا تیسرا فرقہ گنہگار ونکا
جہنم مین جاکر مختلف عذاب اوٹھا کر نجات پاویگا اور داخل ہو کے سابقین سے
ملحق ہو جائیگا غرضکہ کوئی ایمان والا جہنم مین ہمیشہ مقیم نہ رہیگا انمین سے
ہر ایک کو اول یا آخر مین اللہ پاک بالضرور جنت پہنچاویگا بخلاف کفار کے کہ
وہ ہمیشہ آگ مین پڑے رہینگے صورت خلاص کی ابدالاباد تک نہ دیکھینگے نعوذ باللہ منہا

فصل

حدیث صحیح مین آیا ہے کہ رسول خدا صلعم کو جناب الہی سے ایک حوض کوثر نام
عطا ہوا ہے امت مرحومہ یعنی اہل اسلام کا اوسپر گذر ہوگا پانی اوس حوض کا
دودھ سے بڑھکر سفید شہد سے زائد میٹھا ہے ایکبار جسکو وہ میسر ہوگا کبھی تکلیف
پیاس کی اوسے نہو گی مومنین مخلصین کو قبر مین آرام کا ملنا اور کفار و منافقین کو
عذاب مین رہنا بھی ضروری امر ہے اسیطرح منکر و نکیر سے سوال جواب کا ہونا
بھی درست و صحیح ہے اسباب مین کیا خوب کسی نے کہا ہے - جانا تجکو جانب پروردگار ہے

وہان کون تیرا مددگار ہے جب قبر تیرے واسطے محل خواب ہو ملائکہ سے کیا سوال و جواب ہو۔ مقامات حریری مین کیا خوب فقرہ لکھا ہے و الی اللہ مصیرک فمن نصیرک و فی القبر مقیلک فما قیلک بہشت و دوزخ کا وجود برحق ہے آیات و احادیث کثیرہ اسپر ناطق ہین یہ دونون فی الحال بایجاد خدا موجود ہین بہت سے ادلہ سے اسکا ثبوت ہے اونکے واسطے فنا و عدم نہین ہے کیونکہ بغرض بقا اللہ تعالی نے اونھین بنایا ہے صاف طور پر کسی آیت و حدیث سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ جنت و نار بالفعل کہان ہین زمین کے نیچے ہین یا بالاے آسمان بلکہ جہان اونکا رکھنا خدا نے چاہا وہین ہین عوالم و مخلوق الہی کا علم تفصیلی ہمین نہین جو اونکا پتہ ہم بتاوین مانگتے ہین ہم اللہ سے بہشت برین مع اعلی درجات کے اور پناہ چاہتے ہین دوزخ اور اوسکے کل درکات سے اہل جنت جنت سے خارج کبھی نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح اصلی دوزخی جو دوزخ کیواسطے پیدا ہوئے ہین ابدا لاباد اوس سے باہر نہ کیے جاوینگے جہنم سے جسوقت کل اہل اسلام رہا ہو چکینگے اور سوا کفار کے کوئی مومن اوسمین باقی نرہیگا اوسوقت ایک منادی یہ ندا کریگا کہ اے اہل جنت ہمیشگی کا قیام ہے موت کا نام نہین اور اے اہل جہنم اب خلود ہے کبھی موت نہ آویگی یہ بات حدیث صحیح مین آئی ہے مسلمان مرتکب کبائر کو جہنم مین خلود نہوگا اگرچہ بلا توبہ کیے مر گیا ہو اور بطور خرق عادت ہر طرح کے عذاب سے اوسکو معافی ملجانا بھی ممکن ہے کیونکہ دنیا و عقبی مین اللہ تعالی کے افعال دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو بطریق عادت مروجہ کثیر الوقوع اور عام طور پر واقع ہوتے ہین دوم طرز خاص قلیل الوجود خرق عادت و خلاف متعارف و صاحب کبیرہ کو نجات کلی ملنا بغیر توبہ کے طریق دوم سے معدود ہے اس بارہ مین بنظر ظاہر جن نصوص کے باہم دگر تعارض معلوم ہوتا ہے ہماری اس تقریر سے رفع ہو گیا واللہ اعلم

وصل

خلق کے پاس اللہ نے رسولونکو اس غرض سے بھیجا تاکہ خلقت کو کوئی عذر و حجت
اللہ کے پاس باقی نرہے جو اوامر و نواہی رسولونکی معرفت خدا نے بندونکو بھیجی
وہ سب تمامہا راست و برحق ہین رسولونکو بچند فضیلت دوسرون پر فوقیت ہے
یہ فضیلتین سوا رسولون کے اور کسی شخص مین جمع نہین ہوتین اول
صدور معجزونکا دوم طبیعت کی سلامتی اور مزاج کا اعتدال سوم اخلاق کی
پاکیزگی اور چال وچلن کی خوبی چہارم کفر وکبائر اور اصرار علی الصغائر سے اونکی
عصمت ومحفوظی گناہ ہونسے **ف** رسولونکا حفظ من جانب اللہ تین طرح سے
ہوتا ہے اول اونکی خلقت وفطرت نہایت لطیف و پاکیزہ اور مزاج از بس معتدل
وسنجیدہ ہوتا ہے اسلئے معصیت کے ارتکاب سے اونکی سرشت مزاحم ومانع
رہتی ہے ثانیاً بذریعہ وحی الٰہی طاعات وحسنات کی خوبیان اور معاصی وسیئات
کی برائیان اوپر ظاہر ہوجاتی ہین خوف وخشیت الٰہی کے سبب گناہ کیطرف
رغبت نہین کرسکتے ثالثاً من جانب اللہ اونکے واسطے کوئی غیبی لطیفہ پیدا ہوجاتا
ہے جو معاصی سے اونکو بچالیتا ہے جیساواقعہ حضرت یوسف عؑ کو پیش آیا تھا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان
ربہ کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین
یعنی بیشک قصد کیا تھا عورت نے یوسف کا اور قصد کیا تھا یوسف نے عورت کا
اگر نہوتا دیکھنا یوسف کا برہان رب اپنے کو یہ واقعہ اسلئے ہوا کہ پھیر دین ہم
یوسف سے برائی اور بیحیائی کو کیونکہ یوسف ہمارے برگزیدہ بندونمین سے ہے۔
ف اہلحدیث کے عقائد سے یہ بھی ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا تعالیٰ کی
تمام مخلوقات سے زائد جلیل القدر اور بہتر وبڑھکر ہین آپ کی ذات پر نبوت

ختم ہو چکی اب قیامت تک کوئی سچا نبی نہوگا آپ کی شریعت سب کیواسطے عام ہے جملہ جنات و انسانو نپر تعمیل واتباع محمد رسول اللہ فرض ولازم ہے رسول خدا صلعم سید الانبیا خاتم الرسل ہین بوجہ عموم بعثت و دیگر فضائل مختصہ کے جو آپکی ذات عالی مین مجتمع ہین تفصیل فضائل آنحضرت صلعم مین محدثین کی جماعت نے عمدہ عمدہ کتابین لکھی ہین جیسے شفاے قاضی عیاض - خصائص کبری للسیوطی مواہب الدنیہ للعسقلانی - مدارج النبوۃ للشیخ عبد الحق الدہلوی رح -

فصل

کرامت اولیاء اللہ کی برحق ہے خداے پاک اپنے نیک بندونسے جسکی عزت افزائی چاہتا ہے بمقتضاے رحمت اوسکو کرامت عطا فرما دیتا ہے - عرف شرع مین ولی وہ شخص ہے جسکو ذات و صفات پروردگار کی معرفت حاصل ہوا یمان واخلاص کی حقیقت معلوم ہو - عالم کتاب و سنت ہو پابند احکام شریعت ظاہرًا و باطنًا ہو تحریف لفظی و معنوی کو آیت و حدیث مین روا نہ رکھتا ہو معتقد بدعات و عامل منکرات نہو جو لوگ متصف بدین کمالات ہونگے اونسے جو امر خارق عادت صادر ہوگا اوسکو کرامت کہینگے سلف امت و ائمہ سلف کا یہی اعتقاد رہا ہے اور جو تصرف و خرق عادت خدا کے دشمنون شیطان کے دوستونسے صادر و مشاہد ہوا اوسکو کرامت نہ کہینگے کیونکہ وہ تو اونکے واسطے دنیا مین حاجت روائی اور طریقۂ استدراج الہی ہے اور عاقبت مین باعث عقوبت وتباہی ہے اولیاء اللہ کی شناخت کا کوئی معین قاعدہ اور علامت ظاہر و خاص از قسم وضع ولباس یا کسی کھانے پینے چیز کی خصوصیت و امتیاز یا اونکے گھر کا کوئی خاص انداز یا علوم و فنون متداولہ سے علم و فن معین کا اکتساب یا کسی ظاہری و باطنی طرز کا اختصاص امور مباحہ مین سے نہین ہے کیونکہ اولیاء اللہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام

ہر فرقہ و طبقہ مین باستثناے فساق و مبتدعین کے موجود ہوتے ہین کہین
اصحاب حدیث و قرآن ہین اور کہین مجاہد بسنان و لسان ہین کہین داخل
ارباب تجارت و صناعت ہین اور کہین مشتغل بہ مزدوری و زراعت ہین
باقی رہا اولیا کو صوفی یا مشایخ و فقرا کہنا سو یہ عرف جدید ہے سلف سے کوئی
لفظ و نام اونکا منقول نہین ہے بلا لحاظ صنعت و حرفہ ان لوگون سے جو آدمی
زائد متقی و زاہد ہوگا خدا کے نزدیک قبولیت و عزت اوسکی زیادہ ہوگی او
جو دو شخص باہم دگر طہارت و تقوی مین برابر ہونگے اللہ کے یہان بھی
دونونکا یکسان ہوگا علامت اولیا کی قرآن و حدیث کا اتباع کرنا ہے جملہ اعمال
و عقائد مین چھوٹے ہون یا بڑے کم ہون یا زائد مگر با اینہمہ ولایت کے لیے
عصمت شرط نہین ہے اولیا کے دلونمین جو خیالات خطرات آتے ہین اونپر عمل کرنا
بدون مطابقت کتاب و سنت کے نہین چاہیے اسپر اتفاق ہے کل اولیا کا
اسکے خلاف جو چلے وہ ولایت سے بالکل بے بہرہ ہے اسلام اور ایمان اور احسان کے
فرق کے باب مین فقط حدیث جبرئیل علیہ السلام کی سند کافی ہے اوسکے بموجب
اقرار شہادتین و کلمہ طیبہ اور اعمال صالحہ کا نام اسلام ہے اور دلی تصدیق
و اذعان کا نام ایمان ہے اور باطنی اخلاص جو صداقت زبان کے ساتھ ہو
وہ احسان ہے اسکے ورا جو کچھ علما و فقرا نے اس بارہ مین تشریح زائد
لکھی ہے یا استنباط ادلہ مختلفہ سے کیا ہے وہ امر اتفاقی و وجدانی ہے نہ تحقیقی و قرآنی

فصل

اہل اسلام باجمعہم اسکے معتقد ہین کہ قبل از قیام قیامت بالضرور دجال کا خروج ہوگا
اوسی طور پر کہ رسول خدا صلعم نے خبر دی ہے اوس زمانہ مین آسمان چہارم سے
حضرت عیسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام سفید منارہ مشرقی شہر دمشق پر نزول فرمائینگے

اور دروازہ لُدّ پر جو دمشق کے پورب رخ ہے دجال کو قتل کرینگے - لُدّ نام ہے
ایک جگہہ کا ملک شام مین جو تخمیناً رملہ سے دو میل کے قریب ہے - اہلحدیث کا اعتقاد
اسپر بھی ہے کہ ملک الموت حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جب قبض روح کے
قصد سے آئے تو اونکو ایک طمانچہ حضرت موسی علیہ السلام نے اس زور سے مارا کہ اونکی
ایک آنکھ جاتی رہی اللہ پاک نے اپنی قدرت سے اونکی آنکھ اچھی کردی کیونکہ
آنحضرت صلعم سے بروایت صحیح یہ مروی ہے سوائے بدعتی اور گمراہ کے جو مخالف
دین خدا ہین کوئی مومن خالص اسکا منکر نہوگا اور اسپر بھی ایمان ہے کہ وجود
موت کا برحق ہے موت بہشت و دوزخ کے بیچمین ذبح کیجائیگی ۞

فصل

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کیفیت مآل و انجام ہر شخص کا مجہول ہے یہ کوئی نہین جانتا
کہ خاتمہ کسیکا کسطرح ہوگا اور کسی آدمی کو بہشتی یا دوزخی ہم نہین کہہ سکتے
اسواسطیکہ کسی کے انجام کار سے ہم واقف نہین ہین ؎ علم مستوری و مستی
ہمہ بہ خاتمت ست ۞ کس ندانستہ کہ آخر بچہ حالت گذرد ۞ حدیث صحیح مین آیا ہے
کہ آدمی تمام عمر اعمال حسنہ بہشتیونکی طرح کیا کرتا ہے حتی کہ بہشت اور اوسکے
درمیان مین بقدر ایک ہاتھ کے فاصلہ باقی رہتا ہے کہ اوسکا نوشتہ تقدیر جو بھی ہوا
ہے دفعۃً غالب آجاتا ہے اور قریب مرگ ایسے کام کرنے لگتا ہے جو جہنم مین
لیجائینگے اور اسیطرح بعض آدمی دوزخیون کے اعمال کیا کرتے ہین تا آنکہ
اونمین اور دوزخ مین ایک ہی ہاتھ کی فصل رہجاتی ہے کہ خط تقدیر
بہشتی ہونیکا اپنا رنگ جماتا ہے اسکے سبب تھوڑی نیکیون کی بدولت جنت
مین بلا کلفت داخل ہوجاتا ہے اسی خاتمہ کی حالت پر خطر کی وجہ سے ایمان والا
اپنے کو انا مومن انشاء اللہ کہہ سکتا ہے یعنی مین ایماندار ہون بشرطیکہ

خدا چاہے والا اسکا کہنا بطور شک کے نہین چاہیے خاتمہ جس شخص کا اسلام پر معلوم ہو
اوسکے واسطے مسلمان اسقدر گواہی دے سکتے ہین کہ جلدی یا دیر مین اوسکا
پہنچنا جنت مین آخر الامر ضرور ہے اور انمین سے جسکی تقدیر مین اعمال شنیعہ کی
عوض جسنے توبہ کی نوبت نہین آئی عذاب کا پانا لکھا ہے وہ مدت عذاب کو
آگ مین پورا کرکے آخر بہشت مین پہنچ جاوینگے حتی کہ اللہ پاک اپنے فضل وکرم
سے کفار کے سوا کسیکو اہل ایمان سے دوزخ مین باقی نہ رکھیگا اور جس آدمی کی
موت کفر پر ہوگی اوسکا ٹھکانا جہنم کے سوا کہین نہوگا نہ اوسکو کبھی نجات ملیگی
اور نہ مدت عذاب کی کوئی حد ونہایت ہوگی رسول خدا صلعم نے جن لوگونکو
بالخصوص افضل امت یا جنتی ہونیکی اونکے لیے شہادت دی ہے جیسے عشرہ
مبشرہ اور حضرت فاطمہ وحضرت خدیجہ وحضرت عائشہ اور امام حسن وامام حسین
رضی اللہ تعالی عنہم اونکے بہتر وبہشتی ہونیکے ہم بھی گواہی دے سکین گے
کیونکہ یہ متضمن ہے تصدیق خبر ووعدہ آنحضرت صلعم کو اور عظمت ووقار کا ان
لوگون کے اعتراف واقرار ہمین کرنا چاہیے اسلیے کہ دین واسلام مین انکا بڑا
رتبہ اور مقام ہے اور یہی حال ہے اہل بدر واہل بیعۃ الرضوان کا الحاصل جنکے لیے
آنحضرت صلعم نے جنت کی شہادت دی ہے اور اس باعث سے ہم بھی اونکے
بہشتی ہونے پر گواہی دیتے ہین اونکے ماورا اور اشخاص کے لیے جنتی ہونیکا
حکم ہم نہین دے سکتے ہین بلکہ عام طور پر اچھے لوگون کے واسطے بہتری کی
امید اور بدکارون کے لیے خطر کا خطرہ رکھتے ہین اور حقیقت کیفیت اللہ کے
حوالہ کرتے ہین۔ اور یہ مسئلہ بھی مسلمات سے ہے کہ سابقین اولین انصار ومہاجرین
متاخرین صحابہ وبا خلاف مسلمین سے افضل واشرف ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالی

نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم

درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی

یعنی برابر نہین ہین تم مین سے وہ لوگ جنہون نے خرچ کیا ہے پہلے فتح ہونے مکہ اور لڑائی کی ان لوگونکا بڑا درجہ ہے اوسکے کہ خرچ کیا ہے اونہون نے فتح کے لعد اور لڑے ہین اور ہر ایک کیواسطے وعدہ کیا ہے اللہ نے بھلائیکا۔ باقی رہی تفصیل فضیلت اولاد صحابہ کی صحیح اسبارہ مین یہ قاعدہ ہے کہ اولاد و ابنا صحابہ کی فضیلت و بزرگی بموجب درجات حضرات صحابہ کے ہے اس کلیہ سے حضرت فاطمہ رض کی اولاد فقط مستثنی ہے کیونکہ وہ بوجہ قرب قرابت آنحضرت صلعم کے جمیع صحابہ کی اولاد سے بہتر و افضل ہین رسول خدا صلعم کی ذریت طیبہ و عترت طاہرہ صرف اولاد فاطمہ زہرا ہے اور عند اللہ تعالی وہی شخص بہتر و اعلی ہے جو زیادہ پرہیزگار و اتقی ہے۔

فصل

رسول خدا صلعم کے لعد کل امت محمدیہ سے افضل و اکمل حضرت کے اخص دوست ایمانی بھائی ہجرت کے ساتھی یار غار ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ تعالی عنہ جو حیات سرور کائنات کے زمانہ مین وزیر اور وفات کے لعد جانشین و خلیفہ باتدبیر ہوئے انکے لعد مرتبہ حضرت ابوحفص فاروق عمر بن خطاب کا ہے جنسے ملت اسلام کو عزت اور دین حق کو قوت اللہ نے دی۔ پھر فضیلت حضرت عثمان رض ذوالنورین کو ہے جنھون نے قرآن کو متعدد جلد وقین لکھوا کر اقطار زمین مین بھجوایا اور انصاف و احسان کے ساتھ حکومت کے لعد انکے رسول خدا صلعم کے چچا زاد بھائی اور داماد حضرت ابوالحسن علی بن ابیطالب کو سب پہ فوقیت و شرف ہے یہ چارون صاحب خلفاے راشدین و ائمہ مہدیین ہین انپر خلافت نبوی تمام ہوئی من لعد جبری سلطنت و چوپٹ راج باقی رہا خلفاے راشدین کی

فضیلت ترتیبی سے یہ مراد نہیں ہے کہ اول کو ثانی پر اور ثانی کو ثالث کو ثالث و رابع پر جمیع کمالات ذاتیہ و ملکات کسبیہ مین فضیلت کلی حاصل ہے جسکا یہ مقتضا ٹھہرتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو کہ جامع نسب وحسب اور شجاعت وقوت اور علم ظاہر و باطن و دیگر صنعات مین فرد کامل تھے ان سب مین بھی پہلے تینون خلیفہ سے گھٹ جاوین معاذ اللہ عن ذلک بلکہ مقصود اس ترتیب سے اظہار نصرت و منفعت اسلام کی مقدار کا ہے جو ہر ایک کے عہد مین واقع ہوئی مثلاً حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین جو دین حق کو قوت و شوکت بحسبہا حاصل ہوئی اور سلاطین مجوس و اہلکتاب و مشرکین نے بجید ذلت اوٹھائی وہ حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد مین اسلام کا فائدہ نہوا۔ اسلیواسطے شیخین کو حضرت رسول خدا صلعم کا وزیر مطلق اور سردار امت کہا جاتا ہے کیونکہ ذات آنحضرت صلعم مین دو جہتین موجود تھین ایک نسبت اللہ سے لینے کی دوم مخلوق کو دینے کی اس جہت دوم مین شیخین کو آنحضرت صلعم کے ساتھ بجید مناسبت و مہارت خاص تھی اور فرق مختلفہ بنی آدم کے جمع و تالیف کا سلیقہ اور جنگی تدابیر مین جیسا ید طولی و ملکہ تھا وہ کسی صحابی کو رتبہ حاصل نتھا۔

فصل

حضرات صحابہ و صحابیات کی توہین و بدی سے ہمین اپنی زبانو نکا روکنا لازم ہے کیونکہ وہ بجملتہم ہمارے مقتدا اور سردار و پیشوا ہین اونکی بدی کرنا قطعاً حرام وگناہ کبیرہ ہے بلکہ بعض اہل علم نے اسکو کفر تبلایا ہے بدلیل اس آیت کے لیغیظ بھم الکفار یعنی تاکہ غصہ مین لاوے اللہ بسبب صحابہ کے کافرونکو۔ اسکے موافق صحابہ پر غیظ کرنا اور اونسے بغض رکھنا کفار کا خاصہ ٹھہرا۔ اور یہ استدلال فی الواقع نہایت عمدہ اور واضح ہے صحابہ کی تعظیم کل افراد امت اسیہ پر فرض

و واجب ہے بموجب حکم خداے پاک وارشاد رسول اللہ صلعم کے جو قرآن و حدیث مین درج ہین فضائل ومناقب صحابہ مین جو احادیث صحیحہ وارد ہین کتب معتمدہ حدیث مین وہ مرقوم ہین انکار وجرح اونپر کوئی ضال مضل مبتدع نہین کرسکتا ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد باقی رہا خلاف وشقاق باہمی صحابہ کا سو اوسکا تذکرہ ہمین نہ کرنا چاہئے صحابہ کا عیب وثواب ناگفتہ بہتر ہے اور اسیطرح جمیع ازواج مطہرہ واہلبیت وذریت طاہرہ رسول خدا صلعم کی بھی قدر ومنزلت اور اونکے حقوق وفضائل کی معرفت ہمین ضرور ہے حضرتؐ کی ہر ایک بی بی کو ام المومنین جاننا اور سب کے واسطے اللہ دعاے خیر مانگنا چاہئے

فصل

مدعیان اسلام واہل قبلہ مین سے کسیکو کافر نہ کہنا چاہئے تاوقتیکہ اسکا ثبوت نہولے کہ وہ منکر ہے ذات صانع عالم یا اوسکے صفات علم وقدرت واختیار وغیرہ کا یا بعثت رسل اور بعث وقیامت وغیرہ ضروریات دینیہ کو نہ مانتا ہو یا پرستش وعبادت اور وصف الوہیت وصفت ربوبیت عمل واعتقاد شرک ظاہر ہو عمدہ ارکان اسلام سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے یعنی حکم کرنا ساتھ بھلائی کے اور اعمال بد سے منع کرنا جو مسلمان اس سے باز رہے وہ ناقص الایمان ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے مین یہ شرط ہے کہ فتنہ وشر اوسپر قائم نہوتا ہو اور قبول نصیحت کی امید اوس سے ہو جسکو نصیحت کیجاوے - ایمان شرعی عبارت ہے قول اور عمل اور نیت دل سے اور کبھی ایمان کی تفسیر یون کیجاتی ہے کہ ایمان نام ہے معرفت کا بڑہتا گھٹتا ہے حسنات وسیئات سے ایمان کا کم وبیش ہونا ثابت ہے قرآن وحدیث اور اتفاق ائمہ سلف وخلف امت مرحومہ سے باقی رہتا ہے ایمان حالت غفلت وبیہوشی اور سوتے مرتے وقت بھی اگرچہ یہ چیزین

تصدیق و معرفت سے کہ مقتضی حیات اور ہوش و حواس ہے مباینت کلی رکھتی ہین ؛

فصل

عہد میثاق و اقرار ربوبیت کہ اللہ پاک نے عالم ارواح مین اپنے بندون سے لیا ہے قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور ہم اوسکے وقوع کے قائل ہین فرقہ معتزلہ اسکا منکر ہے اور آیات و احادیث جو اس بارہ مین وارد ہین اونکی عقلی تاویلین وہ کرتے ہین مگر یہ اعتقاد بالکل خلاف و ناحق ہے۔ عصمت حضرات انبیا کے سوا اور شخص کو نہین ہے اگرچہ کوئی کیسا ہی عالی رتبہ یا کسی متبرک مقام کا رہنے والا کیون نہو اور علی ہذا القیاس ہر قول و عمل مین متابعت بھی نبیون ہی کیواسطے صفت خاص ہے امت سے کسی صحابی و تابعی یا اہلبیت یا امام و مجتہد کو یہ منصب حاصل نہین ہے سوائے رسول خدا صلعم کے کہ آپ کے جملہ ارشادات بر حق و کلام حق ہین ہر آدمی کے بعض اقوال مقبول ہوتے ہین اور بعض مردود ہر آدمی اپنی زندگی مین رزق مقدر پورا کر لیتا ہے حلال سے ہو یا حرام سے اور جبتک رزق کو کامل نہین کر لیتا کوئی نہین مرتا ہے رزق حلال پر آدمی کو اجر و ثواب ملتا ہے اور حرام خوری کے باعث مجرم و گنہگار ٹھہرتا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ آدمی عرصہ تک دنیا مین جیتا رہے اور خوب کھاوے پیئے بھی مگر با این ہمہ رزق اوسکو میسر نہو یا دوسرے شخص کے رزق پر اوسکی عمر بسر ہو جاوے جو شخص قتل کر ڈالا جاتا ہے وہ بھی اپنی میعاد زندگی کو ختم کرکے مرتا ہے پس جو آدمی موت طبعی سے مرجاوے اور جو مار ڈالا جاوے دونون مدت حیات کو تمام کر لیتے ہین فرمایا اللہ سبحانہ نے

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا یعنی نہین ہے کسی نفس کیواسطے مرجانا بلا حکم خدا کے لکھا ہوا وعدہ — اور فرمایا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیھم القتل الی مضاجعھم یعنی کہدے

اے محمد صلعم اگر ہوتے تم اپنے مکانو نمین البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے
قتل ہونے کے جگہہ کی جانب موت صفت ہے قائم بذات سین منجملہ مخلوقات الہی کے فرمایا
حق سبحانہ نے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا یعنی اللہ نے پیدا کیا
ہے موت اور حیات کو تاکہ آزماوے تمکو کہ کون تمہارا اچھے عمل کرتا ہے۔ موت اور اجل
بمنزلہ شئے واحد کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے ولکل امۃ اجل اذا جاء اجلھم
لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی ہر گروہ کے لئے وقت مقرر ہے
جبکہ آجاویگی اجل انکی نہ تاخیر کرینگے ایک گھڑی کی اور نہ پیشقدمی کرینگے جسوقت
میعاد و اجل کسیکی تمام ہو جاتی ہے موت کے سوا اوسوقت اور کچھ نہین ہوتا ٭

فصل

موزونپر مسح کرنا ثابت ہے احادیث صحیحہ سے جو متواتر کے قریب ہین مقیم کیواسطے
مسح کی مدت ایکدن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتین رمضان
کے مہینے مین تراویح کا پڑہنا آنحضرت صلعم سے بروایت صحیح ثابت ہے البتہ
تعداد رکعات کی تصریح کسی حدیث صحیح مین وارد نہین مجملا اسقدر پتہ لگتا ہے
کہ جناب رسول خدا صلعم سب مہینون کی نسبت رمضانمین زائد محنت و عبادت
کرتے تھے اور حضرت عائشہ کہتی ہین کہ رمضان وغیر رمضانمین گیارہ رکعت سے
زائد حضرت نے نہین پڑھین۔ اور ایک روایت سے تیرہ رکعت تک پڑہنا معلوم
ہوتا ہے حضرت عمر نے اپنی خلافت کے زمانہ مین جب لوگونکو علیحدہ علیحدہ تراویح
پڑہتے دیکھا تو انکو ابی بن کعب کے پیچھے تراویح گذارنے کا حکم دیا ابی بن کعب
نے اوسوقت بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھے افضل اسمین وہ
مقدار ہے جہانتک نمازیونکو ذوق و نشاط رہے یا فضیلت زمان و مکان کی
اوسمین رعایت ہو۔ نماز جمعہ و جماعت عیدین وغیرہما ہر امام مسلمان کے

پیچھے ہوجاتی ہے خواہ امام سعید و پرہیزگار ہو یا فاسق و بدکردار۔ اور بعض سلف سے
جو اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت منقول ہے مراد اوس سے کراہت تنزیہی
ہے یا وہ بدعت مقصود ہے جو کفر ہو یا منجر بکفر اہل اسلام کا اسپر اجماع ہے کہ کوئی
ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچا اور کرامیہ کا یہ قول کہ ولایت نبوت سے افضل و
اعلی ہے مردود ہے یا ماؤل۔ اور یہ بھی اجماعی مسئلہ ہے کہ کشف و الہام اولیا
او رو قایع نومیہ حجت شرعی نہیں ہوتی ہیں لہذا کسی شئے کی فضیلت و حرمت
یا کراہت و حرمت کا ثبوت اوس سے نہوگا۔ ہان جو احکام با دلہ اسلام ثابت ہیں
اونکے واسطے مزید سند و شہادت انسے بشرط موافقت البتہ ہوسکتی ہے کل
سلف و خلف امت کا اسی پر اجماع ہے باستثناے معدودے چند غیر معتدبہم
کے اسبارہ مین اکثر اہل بدعت و صوفیہ نے دھو کا پایا ہے۔ اللہ کے فضل سے
یاس و قطع امید کرو ینا کفر ہے فرمایا اللہ پاک نے انه لا ییأس من روح
الله الا القوم الكافرون یعنی بیشک حال یہ ہے کہ نہیں مایوس ہوتے اللہ کے
فضل سے مگر وہ لوگ کہ کافر ہین اور اسیطرح اللہ کے غضب سے نڈر ہوجانا
بھی کفر ہے سورہ اعراف مین ہے افامنوا مكر الله فلا يأمن مكر الله
الا القوم الخاسرون یعنی کیا نڈر ہوگئے کفار اللہ کے داؤ سے سو نڈر نہیں ہوتے
اللہ کے داؤ سے مگر وہی لوگ جو خراب ہونگے اور اسیکی مثل وقائع غیبیہ کی بابت
کاہن کی تصدیق بھی کفر ہے اور پھر جاتا ہے قرآن سے جو نازل ہوا ہے آنحضرت
صلعم پر اور سواے اللہ عزوجل کے دوسرے کو غیب دان جاننا بھی آدمی کو کافر
بنا دیتا ہے فرمایا اللہ پاک نے قل لا املك لنفسي نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله
ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسني السوء ان انا
الا نذير وبشير لقوم يؤمنون یعنی کہدے اے محمد صلعم نہیں مختار ہوں مین

واسطے ذات اپنی کے بھلائی اور برائی کا مگر جو کہ چاہا اللہ نے اور اگر ہوتا مین آگاہی رکھنے والا
غیب سے بیشک جمع کر رکھتا خوبیونکو اور نہ پہنچتی مجکو کوئی برائی نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا
اور خوشی سنانیوالا اون لوگون کے لیے جو ایمان رکھتے ہین جبکہ آنحضرت صلعم
علم غیب سے اپنے کو یون صاف صاف ناواقف ٹھہرائین پھر بھلا دوسرے لوگ غیب سے
کیونکر آگاہ ہوسکتے ہین آیاندار زندہ جو کسی بھائی مسلمان مردہ کیواسطے دعای
خیر کرے یا اوسکی جانب سے کچھ صدقہ دے یا کوئی عبادت مالی یا بدنی یا مرکب
نیابۃً ادا کرے مطابق ادلہ صحیحہ کے ان سب صورتون مین مردہ کو اجر و ثواب
ملتا ہے۔ دعاؤنکا قبول کرنا اور کل حاجتونکا برلانا صرف اللہ ہی کا کام ہے۔ کافرونکی
دعا کی قبول ہونے مین اختلاف ہے ظاہر عبارت آیۃ کریمہ وما دعاء الکافرین
الا فی ضلال یعنی نہین ہے پکارنا کافرونکا مگر بہکنا۔ مفید نفی اجابت ہے دنیا
و عقبی دونونمین واللہ اعلم۔ کفار جن جہنم مین جھونکے جاوینگے بموجب ارشاد
الہی ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین
یعنی ولیکن حق ہوچکا ہے میرا کہنا البتہ بھرونگا مین جہنم کو جن و آدمیون سے اکٹھی
۔ اور سورہ رحمٰن مین ہے واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا یعنی
اور جو جنونمین سے ظالم ہین بس ہونگے وہ جہنم کے لیے ایندھن۔ اور مسلمان جن آدمیونکی
طرح جنت مین جاوینگے اسکا ثبوت اس آیت سے ہے جو وصف مین حوران جنت کے
وارد ہے فیہن قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان
یعنی جنتونمین نیچی نگاہ والیان ہین جنکو نہین بیاہا آدمیون نے اہل بہشت سے
پہلے اور نہ جنون نے۔ اللہ پاک نے شیطانونکو پیدا کیا ہے آدمیون کے دلونمین
وسوسونکا ڈالنا اونکا کام ہے شب و روز اونھین یہی فکر رہتی ہے تا کہ
سیدھی راہ سے بنی آدم کو پھیر دین تسلط و غلبہ اونکا اوسیپر ہوتا ہے جسکو خدا

نہین چاہتا اور جسکو اللہ چاہتا ہے اونکے کید و مکر سے بچا لیتا ہے - دنیا مین جادو اور جادوگر
دونون موجود ہین مگر بلا حکم خدا وہ کسیکا نقصان کرنیکے مجاز نہین ہین جو آدمی سحر کرے
یا یہ اعتقاد رکھے کہ سحر سے کسیطرحکا نفع نقصان بدون تقدیر الٰہی کے ہونا ممکن ہے
ہر دو صورت مین کافر ہو جاتا ہے - کفر کا کوئی کلمہ اگر کسی مسلمان کی زبان سے نکلے
تو اوس سے توبہ کرانی چاہیے اگر توبہ کرلے فبہا ورنہ اوسکی گردن ماردین اور اگر وہ
کلمہ صریح کفر نہو بلکہ مجہول و مشتبہ لفظ ہو تو اوسکے کہنے سے فہمایش کے بعد
کر دینی چاہیے اگر دوبارہ اعادہ کرے تو کچھ تعزیر و سزا تنبیہا دیدین - کل نشہ
چیزین بنص شارع حرام ہین قلیل و کثیر کی حرمت یکسان ہے - صابونی کا
مقولہ ہے کہ اہلحدیث نمازونکا اول وقتمین ادا کرنا پسند کرتے ہین اور جماعت
و تعجیل کو اسبارہ مین ترجیح و تفضیل دیتے ہین تاخیر صلوات پر اور مقتدی پر
پڑھنا سورہ فاتحہ کا پیچھے امام کے واجب بتلاتے ہین اور حکم کرتے ہین تہجد کے پڑھنیکا
پچھلی شب سو جانے کے بعد اور سلوک کرنیکا قرابتداروں کے ساتھ اور ہر کس و ناکس سے
سلام علیک کرنا اور کھانا کھلانا اور فقرا و مساکین و یتیمون پر شفقت رکھنا اور مسلمانون
کے کام کو عالی ہمتی سے انجام دینا اور کھانے پینے شادی بیاہ وغیرہ مین حد اعتدال
سے نہ بڑھنا اور امور خیر مین مبادرت و سعی سے باز نہ رہنا وغیر ذلک محدثین کے
وصایا مین یہ سب باتین داخل ہین اہلحدیث اپنی عداوت اور محبت دونون
شریعت ہی کے موافق ہوتی ہین - مسائل دین مین جدل و خصومت اونکا
شیوہ نہین ہے - اہل بدعت و ضلالت کے پاس تک نہین پھٹکتے جہلا و نفس پرستون
سے کچھ سروکار نہین رکھتے - اور برا جانتے ہین - اہل بدعت کو جو دین مین نئی
نئی باتین کرتے ہین جنکا ثبوت و نشان حدیث و قرآن سے نہین ہے ایسونکی
مجالست و صحبت سے بھی وہ دور بھاگتے ہین انکی گفتگو تک کا سننا روا نہین رکھتے

کہ مبادا اونکی جھوٹی رنگ آمیز تقریرین کانونکی راہ سے دل تک پہنچکے خیالات باطلہ
وخطرات فاسدہ کو پیدا کردین اور دلونکو بالکل ضلالت وجہالت مین ڈالدین۔
اہلبدعت کی علامات ظاہری اونکی بدعات ہین اور واضحترین علامات اہلبدعت سے
بغض وعداوت کا رکھنا ہے اور اونکی توہین وتحقیر کے درپے رہنا کبھی حشویہ وظاہریہ
کہکر محدثین کو بدنام کرتے ہین اور کبھی مجسمہ ومشبہہ اونکا لقب ونام رکھتے ہین سبب
اصلی اوسکا یہ ہے کہ مبتدعین کے خیال مین احادیث صحیحہ جو بروایت صحیح آنحضرت صلعم
سے مروی ہین یقین واعتقاد صحیح کے مفید نہین ہین آنکے اذہان ہین لایق اوہام
وہی نتایج ومدعاوی ہین جنکو شیطان افکار وقیاسات فاسدہ او وساوس ومغالطات
باطلہ پر مرتب ومتفرع کردکھاتا ہے حتی کہ قلوب وصدور ان اتباع الشیاطین کے
بالکل تنگ وتاریک ہین اور تمامی شبہات بے اصل وساقط از اعتبار ہین چونکہ خدا نے انکے
اونپر پھینکا رہے اسلیے اللہ نے راہ حق سے اونہین اندہا اور بہرہ بنا دیا ہے جسکو
رسوا کرنا خدا نے چاہا ہو اوسکے لیے بزرگی کا دینے والا کوئی نہین ہوسکتا اور جسکو چاہتا
ہے اللہ وہی کردکھاتا ہے تمام ہوا مطلب صاحب ولی کا۔ سعید ونیکبخت انجام کار
بگڑ کر کبھی شقی ہوجاتا ہے اور اشقیا عقاید واعمال صالحہ کی بدولت کبھی سعید بنجاتے ہین
اشراط وعلامات صغری وکبری قیامت کے جو کچھ کہ آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہین
اور تفصیل اونکی کتب حدیث مین آئی ہے وہ تمامہا حق وبجا ہین محدثین نے
اونکے جمع کرنے مین عمدہ عمدہ کتابین لکھی ہین مثلا اشاعہ۔ اذاعہ۔ حجج الکرامہ
وغیرہا۔ مرسلین بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین بوجوہ چند جنکی تفصیل موقع مناسب
مین ثبت ہے اور رسل ملائکہ افضل ہین سائر الناس سے باجماع امت بلکہ
بحکم بداہت اور عام اہل اسلام بنی آدم عامہ ملائکہ سے بہتر واکرم ہین۔ جس چیز کا
گناہ ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو اوسکے حلال جاننے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے

اور اوسکا خفیف و سبک سمجھنا یا کسی شرعی مسئلہ پر تمسخر و استہزا کرنا تکذیب دین وکفر کی علامات سے ہے جسکے باعث کفر کا حکم دیا جاتا ہے۔ معدوم محض پر شئے کا اطلاق ثابت نہیں اللہ کا دیکھنا دنیا میں آنکھوں سے عقلاً ممکن ہے نہ شرعاً اور آخرت مین لبشہادت حدیث و آیت ثابت ہے اور خواب مین دیکھنا خدا کا شرعاً جائز ہے کیونکہ یہ ایک نوع کا قلبی مشاہدہ ہے جو اکابر و کرام اہل اسلام کو اوسکے فضل سے میسر ہو جاتا ہے۔ روح حادث چیز ہے اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے ضروریات دینیہ اسپر ناطق ہین حضرات صحابہ و تابعین کا مسلک یہی ہے جسمانی موت سے روح نہیں مٹجاتی اوسکا حدوث لبقول حافظ ابن قیم کے زمانہ پیدایش اجسام مین ہوتا ہے۔ کافر جب تک دنیا مین رہتا ہے منجانب اللہ نعمت مین ہے ارشاد فرمایا رسول خدا صلعم نے دنیا ایمان والے کے لیے قیدخانہ ہے اور کافر کیواسطے بہشت ہے۔ اللہ کی معرفت اور عبادت کا واجب ہونا اللہ کے حکم اور شرع سے ہے نہ فقط طریق عقل سے۔ جو چیز طاقت لبشری سے خارج ہے اوسکی بجا آوری کا حکم شرع سے ثابت نہیں ہے بلکہ دلیل اوسکے خلاف پر قائم ہے فرمایا اللہ پاک نے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا یعنی نہین حکم دیتا ہے اللہ کسی نفس کو مگر اوسکی طاقت کے موافق۔ اور یہ بھی ارشاد کیا ہے ربنا و لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ یعنی اے رب ہمارے نہ بوجھ رکھ ہمپر اوسقدر جسکی طاقت ہمین نہین ہے۔ باقی رہا ممتنع بالغیر جسطرح ایمان لے آنا اوس شخص کا کہ پروردگار نے کافر و بے ایمان جانا اور لکھا ہے مثل فرعون و ابولہب وغیرہما کے سو باتفاق اہل علم کے ایسی چیز کے ساتھ تکلیف و حکم شرعی کا تعلق صرف جائز و ممکن ہی نہین بلکہ متحقق و واقع ہے۔ سحر حق ہے اور نظر کا لگجانا بھی برحق ہے احادیث صحیحہ بخاری و مسلم وغیرہما سے یہ دونون ثابت ہین۔ عقائد و مسائل

دو طرح کے ہین ایک تو وہ کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے تو ثابت ہین اور سلف صالحین صحابہ و تابعین نے بھی اونکو مقبول و مسلم رکھا ہے مگر ہماری عقلین کا حقہ اونکی ادراک و تشریح سے قاصر ہین اسلیے ایک گروہ نے ایسے عقائد کو قبول نہ کیا اور آیت و حدیث کے معنو نمین تاویل کرنی اختیار کی حالانکہ مناسب اسبارہ مین ایمان لے آنا تھا اوس شئے پہ جو ثابت ہے حدیث و آیت سے جسطرح پر کہ وہ وارد ہوتی ہے اور تاویل کا کرنا درحقیقت شریعت کا جھٹلانا ہے دوسرے وہ ہین جنکا پتہ کتاب و سنت مین نہین لگتا اور نہ قرون مشہود لہا بالخیر مین اونکے متعلق کسیطرح کی گفتگو ہوئی ہے ایسی چیزونسے اپنی فکر و خوض کا علیحدہ رکھنا اور شئے لایعنی سمجھکر اونکا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے کمال ایمان و اسلام آدمی کا ترک کرنا ہے اوس شئے کا جو کہ غیر مفید و بیکار ہے۔ مجتہد مسائل شرعیہ و عقلیہ مین کبھی تو چوک جاتا ہے اور کبھی ٹھکانے کی بات کہتا ہے چوکنے والیکو ثواب ایکحصہ اور صحیح الراے کو المضاعف اجر ملتا ہے اگر ہر مجتہد کا مصیب ہونا مسلم ہو تو یہ ثواب کی تقسیم جو حدیث کی بموجب مجتہد مخطی و مصیب کے لیے ہے بیکار و رائیگان ہو جائیگی۔ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہین رہتا ہے اور ایسے شخص سے کہ دلائل حقہ کا اظہار نہ کرسکے کسی وقت و کسی حال مین زمین خالی نہ رہیگی اگرچہ قلیل و اقل قلیل بھی ایسے لوگ کیون نہون امت محمدیہ مین قیامت تک ہادی حق کا رہنا جو سچی اور سیدھی راہ بتایا کرے لازم و لابد ہے۔ حدیث صحیح مین آیا ہے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت کا حق پر ظاہر غالب تا ونکے اوپر مخالفین حتی کہ آجاویگا اللہ کا حکم۔ جس شخص کو دین کی کچھ بھی سمجھ ہے وہ جانتا ہے کہ مجتہدین متاخرین پر خدا نے جسطرح اجتہاد کو آسان کر دیا ہے اگلے مجتہدونکو یہ بات حاصل نہ تھی کیونکہ کل سامان ضروری اجتہاد کا اونکے پاس فراہم نتھا جیسا کہ متاخرین

اسیکے سبب متقدمین کو اجتہاد کیے ہین نہایت محنت و وقت اوٹھانی پڑتی تھی
برعکس متاخرین کے کہ اونکو ہر طرح کی سہولت ہے مقلدین چونکہ تقلید و قیاس میں
اڑے ہین اور قرآن و حدیث چھوڑ کے دوسرے علوم مین پڑے ہین اسلیے انکو
وہی دکھاتا ہے جسمین خود مبتلا ہین اور اپنا الزام دوسرون کے سر رکھتے ہین
علم نافع و فہم کامل سے جسکو خدا نے کامیاب کر دیا ہے اوسپر اجتہاد کا دروازہ
کھول دیا ہے مگر مقلدین کے خیال مین یہ امر بالکل مستبعد و محال ہے - تقلید کرنا مسائل
شرعی مین اصلی ہون یا فرعی مطلقاً ناجائز ہے امام ابن حزم نے بدلیل اجماع اسکا
منہی ہونا ثابت کیا ہے علامہ شوکانی نے قول مفید اور ادب الطلب وغیرہما مین
تقلید کی ممانعت مین چارون اماموں کے اقوال نقل کیے ہین جنمین بصراحت
تمام نہی ہے اپنی اور غیرونکی تقلید سے - اسجگہہ سے یہ بات پیدا ہوتی کہ اگر اجماع
سے تقلید کی ممانعت فرضاً ثابت نہو تو جمہور کے نزدیک اوسکے حرام ہونے مین تو
کچھہ کلام ہی نہین ہے مؤید اسکے ہے نقل اجماع اس معنی پر کہ اموات کی تقلید بالکل
ناجائز ہے - اور دوسرا یہ اجماعی مسئلہ کہ مجتہد کا عمل کرنا قیاس و راے پر جبکہ سنت
و کتاب سے کوئی دلیل اوسے دستیاب نہو بحکم ضرورت خاص اوسیکے واسطے
جائز ہے اور دوسرون کے لیے ناجائز - اسیکے متعلق قاضی شوکانی نے ارشاد الفحول
مین یہ تحریر کیا ہے کہ ان دونون اجماعون سے تقلید کا استیصال ہوگیا انتہی -
عامی پر یعنی جو قرآن و حدیث سے واقفیت نہین رکھتا ہے مذہب خاص کا التزام
لازم نہین ہے ابن برہان و نووی کا یہی مسلک مختار ہے ایمان مقلد کا جو کسیطرح
کی حجت اپنے پاس نہین رکھتا ہے صحیح و مقبول ہے - جو اجماع قرآن و حدیث سے
ثابت نہو استدلال کے لائق نہین ہے اور جسکی اصل قرآن و حدیث مین ہو
اوس سے استناد درست ہے بقول اون لوگون کے جو اجماع کو حجت کہتے ہین

اجماع معتبر مجتہدونکا ہے نہ مقلدونکا ہر فرقہ کا یہ گمان ہے کہ وہی لوگ نجات پاوینگے
اور باقی سب جہنمی ہین اس فرقے کی تعیین مین تشریح آنحضرت صلعم کی کل نزاع
وجدال کو رفع کردیتی ہے وہ یہ ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی ہے جو چلتے ہین میرے اور میرے
اصحاب کے طریقہ پر اسکے بموجب فرقہ ناجیہ وہی ہے جو اختیار کیے عمل وعقیدہ مطابق
ظاہر قرآن وحدیث صحیح کے جسپر گذرے گئے ہین جمہور صحابہ وتابعین - اور باہمی خلاف
اونکا اونہین مسائل مین ہے جنمین کوئی نص مشتہر نہین ہوئی اور نہ اتفاق مقرر آکے
صحابہ سے وہ قرار پائے ہین **ف** اختلاف کا سبب استنباط کا مختلف ہونا یا مجمل کی
تفسیر علیحدہ طور پر کرنا ہے اور غیر ناجیہ وہ فرقے ہین کہ تراشتے ہین اعمال وعقائد سلف
کے خلاف - علم تین چیز وںمین ہے اول آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ یا آیات محکمات
متشابہات کے سوا - دوم سنت قائمہ یعنی حدیث جسکی اسناد ومتن مین کسیطرح کا
خلل نہو یا اوسکے بموجب عمل ہوتا ہو سوم فریضہ عادلہ یعنی علم فرائض یا وہ احکام
کہ منصوص کتاب وسنت نہین ہین بلکہ اونسے مستنبط ہین یا حاکم مومن عادل
عاقل کے احکام اس سے مراد ہین بموجب آیۃ کریمہ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم انکے سوا جو علم ہے وہ زائد ہے - نصوص قرآن وحدیث اپنے
ظواہر پر رکھی جاوینگی جب تک کہ کسی دلیل قطعی سے ضرورت تاویل کی ثابت نہو
اور جو چیزین عرفاً اونسے متبادر ہین اونکا اطلاق بھی شرعاً درست ہے اور
اوسیکے موافق اعتقاد بھی رکھنا چاہیے مگر تشبیہ سے بچنا لازم وہی ہے شرع
ہے اور واجب ہے اہل اسلام پر امام کا قائم کرنا جو احکام اسلام جاری کرے حدود کو
رواج دے سرحدونکا بندوبست کرے لشکر کو آراستہ رکھے صدقات وزکوۃ وصول
کرتا رہے باغیون اور لٹیرونکو دباتا رہے - جمعہ وعیدین کا اہتمام رکھے تنازعات
وخصومات جو لوگونمین واقع ہون اونکا موافق شرع کے تصفیہ کردیا اور

گواہیاں جو حقوق کی بابت قائم ہون اونکے قبول ورد مین نظر کرنا لا وارث لڑکے لڑکیون کی شادی کا انتظام اور تقسیم مال غنیمت وغیرہا کی ضرورت سے جنکا انصرام ہر ہر واحد سے ناممکن ہے امام کا قائم کرنا واجب باجماع امت ہے اور یہ وجوب سمعاً وشرعاً ہے نہ عقلاً کتب مبسوطہ مین لوازم وشرائط امام بہ بسط تمام مرقوم ہین ۔ خلافت ثابت ہوتی ہے بیعت سے اہل حل وعقد کے کہ عبارت ہے علما وسادہ وسرداران لشکر وغیرہم سے کہ ذی ادراک وشعور ہون اور مسلمانون کی مصلحت ومنفعت پر عبور رکھتے ہون خلافت ابوبکر صدیق اسیصورت سے منعقد ہوئی تھی یا پہلے واسطے خلیفہ وصیت کردے اوسکو بھی خلافت پہنچ سکتی ہے جیسے حضرت عمرؓ کی خلافت کہ انکے لئے حضرت ابوبکر نے وصیت کردی تھی یا چھ آدمیون کے مشورہ سے جو ہر ایک خلافت کی لیاقت رکھتا ہو بالخصوص ایک شخص مخصوص بخلافت کردیا جائے جسطرح حضرت عثمانؓ کی خلافت چھ صحابہ کے شوری سے حضرت عمرؓ کی راے کے موافق ہوئی اور حضرت علیؓ کی خلافت آخر الامر بیعت سے اہل حل وعقد حضرات صحابہ کی ہوئی اوسوقت مین حضرت علی سے اولی اور احق بالخلافت صحابہ کی نظر مین کوئی نہ آیا اور یہی سبب سے کبار مہاجرین وانصار نے حضرت علی سے خلاف وبغاوت کو ممنوع و ناجائز ٹھہرایا ۔ یہہ چارون حضرات خلفاے راشدین کہلاتے ہین جنکے ذریعہ سے اللہ نے دین محمدی کو شوکت وعزت دی کفار ومشرکین کو ہر جگہہ شکست وذلت ملی اساس اسلام کو استحکام رایات حق کو رفعت تمام ہوی ان لوگونکے اور جو انکے پیرو ہوئے خلیفہ کرنے سے اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنا وعدہ پورا کیا جو غربت اسلام کیوقت کیا تھا وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض یعنی وعدہ کیا ہے اللہ نے اون لوگون کے لئے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کئے ہین اچھے البتہ خلیفہ بنائیگا اونکو

زمین مین اور جو کہ صفت صحابہ مین کہا تھا اشداء علی الکفار یعنی سخت وغالب
ہین کافرون پر زمانہ خلافت مین ان سب امور کا ظہور کما حقہ ہوگیا۔ جو شخص خلفاء
سے محبت و اخلاص رکھے اور بدعائے خیر اونہین یاد کرے اور اونکے فضائل و حقوق
کما حقہ سمجھے منجملہ مفلحین اوسکا شمار ہوگا اور جو اونسے بغض رکھے اور روافض خوارج
کے طرح اونکے مطاعن و معائب کے فکر مین رہے وہ ہلاک ہونیوالونمین داخل ہوگا
۔ سلطان و امام وقت اگرچہ ظالم و فاسق انتہا درجہ کا ہو اوسکے سبب وہ معزولی
مستحق نہوگا جب تک کہ ایسا امر نہ کرے جو کھلا ہوا کفر ہے جیسے عمداً ترک نماز فرض
وغیر ذلک ۔ امام سے جو لوگ باغی ہون اونکا قتل کرنا چاہیئے تاوقتیکہ وہ مطیع و منقاد
نہ بنجاوین جو باغی بھاگ جاوین یا گرفتار ہو کر آوین یا مجروح و زخمی ہون اونکا
مار ڈالنا نہیں ہے ۔ تابعین یعنی وہ لوگ کہ صحبت صحابہ مین رہے ہین صحابہ کے
علاوہ تمام امت سے افضل ہین بموجب اس ارشاد نبوی کے کہ سب قرنون سے
بہتر میرا قرن ہے اور من بعد وہ لوگ جو اوس سے قریب ہین اور اپنے پیچھے وہ
اشخاص جو اونکے ملحق ہین تابعین کے بعد فضیلت اون حضرات کو ہے جنکو علم
و عمل کے ساتھ تابعین سے قرب مزید ہو جسطرح صحاح ستہ کے مصنفین
اور انکے اساتذہ و تلامذہ ایک قرن کو جو دوسرے پر فضیلت و بحالی ہے مقصود
اوس سے ترجیح ہر جہت سے نہیں ہے بلکہ بلحاظ کثرت فضائل و شیوع حسنات کے
ایک کو دوسرے پر فوقیت و بحالی تھے یہی ہے وجہ تطبیق احادیث متعارضہ کی
جو اسباب مین وارد ہین ۔ ارشاد آنحضرت صلعم کل بدعۃ ضلالۃ یعنی
ہر بدعت شرعی گمراہی ہے ۔ اپنے عموم پر ہے شامل ہے کل افراد بدعت کو
احادیث کثیرہ جو آنحضرت صلعم سے مروی ہین اسکے موئد ہین احادیث نبوی مین
بدعت کی تقسیم کا رائحہ بھی نہیں پایا جاتا ہے بدعت کی تقسیم کے جو قائل ہین خود

اونکی تصریحات کے موافق چھوٹی سی سنت کا اتباع بدرجہا افضل و بہتر ہے بدعت
کی مزوّج و اختراع سے اگرچہ بدعت حسنہ کیون نہو - بندونکو چاہیے کہ ہمیشہ توبہ کیا
کرین نصوص قرآن و حدیث سے یہ حکم ثابت ہے - توبہ کل گناہونکو بلاشبہہ مٹا دیتی
ہے صغیرہ ہون گناہ یا کبیرہ - گناہ صغیرہ پہ اصرار کرنا معصیت صغیرہ ہے اور اصرار
کبیرہ پہ کبیرہ - جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ایمان والے کو معاصی سے کچھہ ضرر و خطر
نہین ہے وہ گمراہ ہے کتاب و سنت کے مخالف اور اجماع سلف و ائمہ امت کا
رد کرنیوالا ہے - جو آدمی تقدیر کو عذر و حجت اہل شرک و معصیت کیواسطے
بتلاوے وہ بھی منکرون مین معدود ہے - اہل سنت اسکے معتقد ہین کہ اللہ تعالی
جس شخص کو چاہتا ہے دین حق کی ہدایت کر دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے راہ حق
سے پھیر دیتا ہے خدا جسکو گمراہ کر دے اوسکے واسطے بھی کوئی دلیل و سند کار آمد
نہوگی فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے فللہ الحجۃ البالغۃ فلو شاء لھدیکم اجمعین
ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدیھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم
من الجن و الانس اجمعین یعنی واسطے اللہ ہی کے ہے حجت پوری اگر چاہتا
البتہ بیشک ہدایت کر دیتا تم سبکو اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر نفس کو اوسکی
ہدایت لیکن سچ ہو چکا ہے کہنا میرا البتہ بھرونگا مین جہنم کو جن اور آدمیون سے
اکٹھے - اور یہ بھی فرمایا ہے ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن و الانس
یعنی اور بلاشبہہ پیدا کیا ہے ہمنے جہنم کے واسطے بہت سے جن اور آدمیون کو
اللہ سبحانہ وتعالی نے کل خلق کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے بلا استعانت دوسرے
کے اور خلق کے دو گروہ کیے ایک کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت و نعمت کے
واسطے بنایا اور دوسرے کو جہنم مین جانے اور عذاب اوٹھانے کے لیے پیدا کیا جہنمیون
کو جو تکلیف و عذاب ہوگا وہ عدل و انصاف کے بموجب ہوگا نہ بطریق ظلم و جبر کے

کسیکو تو اللہ نے غوی و شقی بنایا ہے اور کسیکو سعید و رشید ٹھہرایا ہے اور کسیکو
رحمت سے قریب کیا ہے اور کسیکو بعید خدا اپنے افعال مین جوابدہ کسیکا نہین ہے
بلکہ بندون سے ہر عمل کی بابت پرسش ہولی ہے۔ توبہ کرنیوالے سے عذاب کا ٹالدینا
عقل کی موافق اللہ پر واجب نہین ہے کہ خواہ مخواہ وہ ایسا ہی کرے بلکہ فضل
و رحمت کا اوسکے یہ مقتضا ہے کہ توبہ کے بعد عذاب نہ کیا جاوے باقی رہی بحث
شرعی قبول توبہ کی جو شخص کسی گناہ کبیرہ سے توبہ کرے اگرچہ دوسرے کبیرہ مین
وہ مبتلا ہو تب بھی اوسکی توبہ صحیح ہوگی اوس گناہ کا مواخذہ اوس سے نہوگا
اور جن صغائر سے توبہ نہ کی ہو اوسپر گرفت و عذاب کرنا عدل کے موافق خدا کو
پہنچ سکتا ہے۔ اہل سنت کہتے ہین کہ مسلمان آدمی اگر بیشمار گناہونکا مرتکب ہوکر
بلا توبہ کئے مرجاوے تو اوسکو بجہ گنہگار ہونیکے سبب کافر نہ ٹھہراوینگے بشرطیکہ خاتمہ
تک اخلاص و توحید پر مستقیم رہا ہو کیونکہ انجام اوسکا اللہ کے ہاتھ ہے اگر چاہے
تو کل معاصی سے اوسکے درگزر کردے اور قیامت کے روز سالم و غانم بہشت
مین پہنچاوے اوسکے اعمال و افعال پر کسیطرح کا حساب و کتاب تک نہو اور ہر نوع
کی تکلیف و عذاب سے رہائی کلی پالے اور اگر خدا چاہے تو بمیعاد سزا و لصاب عذاب
تک اوسی جہنم مین رکھے۔ بہرحال ہمیشہ تک جہنم مین نہ پڑا رہیگا بلکہ آخر الامر داخل جنت
بالضرور ہو جاویگا حاصل کلام یہ کہ ایماندار گنہگار اگرچہ معذب بالنار ہوگا مگر کفار کیطرح
نہ پھینکا جاویگا اور نہ اونکے ساتھ تک جہنم مین ٹھہریگا اور نہ کافرونکی مثل شقی سمجھا جاویگا
کافرونکو اللہ کی رحمت سے یاس کلی ہوگی کسی حال مین راحت کا خیال بھی اونہین
نہ بندھیگا۔ اور جو مومن ہین ہر زمانہ مین اونہین اللہ کی رحمت پہ بھروسہ رہیگا
اونکا مآل کار جنت ہے اسواسطیکہ اونکی پیدایش خاص جنت ہی کیواسطے ہے اور
جنت کی آفرینش اونکیواسطے ہے۔ یہ اللہ کے فضل و کرم کا مقتضا ہے اسے رب و دوستا

ہمین اسلام کی حالت مین اور پہنچاوے صالحین مین جو شخص یہ خواہش رکھتا ہے
کہ تمام طوائف اسلام مین سے اوسکا ایمان واسلام خالص وصحیح ٹھہرے اوسکو قرآن
وحدیث کے مطابق اپنے عقائد کا درست کرنا چاہیئے اور سب گناہون سے توبہ کرے
اور الحاد وارتداد سے اپنے کو محفوظ رکھے اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا قول و
فعل صادر ہوا ہو جو مستلزم ارتداد ہے تو فوراً خدا کی درگاہ مین اوس سے
توبہ کرے اور یہ عزم کرلے کہ پھر کبھی اوسکا مرتکب نہوگا اسصورت مین سعادت زائلہ
پھر عود کر آویگی - اہلحدیث کا اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ جو مسلمان عمداً نماز فرض ترک
کردے آیا وہ کافر ہوگا یا نہین مقتداے اہل سنت امام احمد ودیگر علماے سلف کا
یہ اعتقاد ہے کہ تارک صلوٰۃ کافر اور خارج از اسلام ہوجاتا ہے کیونکہ حدیث صحیح مین
وارد ہے بندہ کے ایمان وکفر مین فارق یہی نماز کا چھوڑ دینا ہے اسکے بموجب
تارک الصلوٰۃ کافر کہلائیگا اور امام شافعی مع ایک جماعت علماے سلف کے اسپر ہین
کہ ترک نماز سے مسلمان کو کافر نہ کہین گے تاوقتیکہ نماز کے فرض ہونیکا اعتقاد رکھتا ہو
اسکیے بے نماز کو مرتد کیطرح اونکی راے مین قتل نہ کرنا چاہیے اور حدیث کی تاویل
یہ لوگ یون کرتے ہین کہ ترک صلوٰۃ جسپر کفر کا حکم ہے وہی ہے کہ انکار وجحود کے ساتھہ ہو
ظاہر حدیث موئد ہے مذہب اول کی اگرچہ تاویل بھی ضعف کے ساتھہ ہوسکتی ہے
واللہ اعلم - یہ مختصر مجموعہ ہے عقائد صحیحہ کا جو ترازو مین کتاب وسنت کے وزن
کرلیے گئے ہین اور انھین پر سلف امت وائمہ دین وعلماے مسلمین کلہم اجمعین
گذرگئے ہین شیخ الاسلام ابوعثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی رضی اللہ عنہ
نے اپنے عقائد کے رسالہ کو ختم کیا ہے مدح اہلحدیث وذم اہلبدعت پر اور نقل کیا
ہے احمد بن سنان قطان سے کہ دنیا بھر مین ایسا بدعتی نپایا جاویگا جو اہلحدیث
سے بغض نرکھتا ہو اور جو شخص بدعتی ہوجاتا ہے حدیث کی حلاوت اوسکے دل سے

جاتی رہتی ہے اور ابن ابی قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ مکہ معظمہ مین لوگون نے اونکے سامنے
محدثین کا تذکرہ کیا ابن ابی قتیبہ نے کہا کہ اہلحدیث بد قوم ہین اسکا کہنا تھا کہ امام احمد
اپنے کپڑے جھاڑ کر مجلس سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور ابن ابی قتیبہ کو زندیق زندیق
کہتے ہوئے اپنے گھر چلے گئے اور ابو نصر بن سلام نے کہا کہ اہل الحاد پہ کوئی شئے زیادہ
مبغوض وثقیل حدیث کی سماعت و روایت بالاسناد سے نہین ہے۔ اور مناظرہ کیا
احمد بن اسحاق فقیہ نے ایک شخص سے اوسمین یہ کہا کہ حدثنا فلان تو وہ شخص اسپر
کہنے لگا حدثنا کو رہنے دو کہانتک حدثنا کہے جاوٴگے شیخ احمد نے خفا ہو کر اوس سے کہا
کہ اے کافر اوٹھ جا یہانسے اور نہین روا ہے تجکو پھر کبھی میرے گھر آنا محمد بن ادریس
رازی لکھتے ہین کہ اہلبدعت کی علامت عیب جوئی کرنا ہے محدثین کی اور زندقہ کی
نشانی اہلحدیث کو حشویہ کہنا ہے اور غرض اونکی حدیث کا بے اصل و اعتبار ٹھہرانا
ہے اور فرقہ قدریہ کا پتہ سنیونکو جبریہ بتلانا ہے اور جہمیہ کی عادت اہلسنت کا
نام مشبہہ رکھنا ہے اور روافض کا شیوہ حدیث والونکو ناصبی قرار دینا ہے۔
شیخ صابونی کہتے ہین کہ میرے نزدیک گمراہونکا یہ سب تعصب ہے کیونکہ اہلسنت کا
نام اہلحدیث کے سوا اور کچھ نہین ہے اہلبدعت جو اپنی طرف سے اہلسنت کیواسطے
ایسے القاب تراشتے ہین اسمین وہ ہم مسلک ہین اون شیاطین مشرکین کے
جو رسول خدا صلعم کے لیے طرح طرح کے نام گڑھا کرتے تھے کوئی ساحر کہتا اور کوئی
کاہن ٹھہراتا کسی نے شاعر کہا کسی نے مجنون بعض نے مختلق کذاب بتایا اور بعض نے
مفتری مفتون بنایا حالانکہ جناب رسول خدا صلعم ان سب معائب و رذائل سے
پاک و صاف تھے اور برگزیدہ رسول و سچے نبی تھے فرمایا اللہ تعالی نے انظر کیف
ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا ؁ یعنی دیکھو تو اے محمد
کہ کسطرح بیان کین کفار نے تیرے بارہ مین مثلین پھر گمراہ ہوگئے وہ پس نہین طاقت

رکھتے راہ پاتی کی اسیطرح اہلبدعت خذلہم اللہ تعالی عالمین اخبار و ناقلین آثار و
راویان احادیث رسول خدا صلعم کو جو متبع ہین طریق نبوی کے اور مہتدی ہین
بسنت احمدی انواع و اصناف القاب و اوصاف سے یاد کیا کرتے ہین حالانکہ اصحاب
حدیث ان جمیع مطاعن و الزامات سے بعید و بری ہین اونکے واسطے کوئی اسم
و رسم نہین ہے بجز اسکے کہ وہ سنت سنیہ و سیرت مرضیہ و طرق سویہ و حجج قویہ کے
اہل ہین توفیق دی ہے اللہ نے اونکو اپنی کتاب و خطاب کے اتباع کی اور احادیث
و اخبار رسول خدا صلعم کے اقتدا کی جملہ اوامر و نواہی مین اور امداد کی ہے اونکی
اللہ نے اسطرح کہ اخذ کرتے ہین سیرت آنحضرت صلعم کو اور ہدایت پاتے ہین
ملازمت سنت سے کھولدیا ہے اللہ نے اونکے دلونکو واسطے محبت رسول خدا صلعم
او محبت ائمہ شریعت و علماے امت کے - اور جو شخص جس قوم سے محبت رکھیگا
قیامت کے روز وہ اونھین مین اوٹھیگا بموجب ارشاد آنحضرت صلعم کے آدمی اسکے
ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے - اور علامات اہل سنت سے محبت کرنا ہے
علما و ائمہ حدیث اور اوسکے اولیا و انصار کے ساتھ اور بغض رکھنا ہے ائمہ بدعت
سے جو بلاتے ہین لوگونکو جانب نار کے اور کھینچتے ہین ساتھیونکو طرف دار البوار کے
منور و آراستہ کردیا ہے اللہ نے اہل سنت کے دلونکو محبت سے علماے سنت و
اہلحدیث کے یہ بات اللہ کے فضل و رحمت سے ہے - ابو رجاء قتیبہ بن سعید نے
کتاب الایمان کے آخر مین لکھا ہے کہ جب پاوے تو ایسے شخص کو جو محبت رکھتا ہے سفیان
ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور شعبہ اور ابن مبارک اور ابو الاحوص اور
شریک اور وکیع اور یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی سے تو یقین جان
کہ وہ سچا سنی ہے اور انھین لوگو ن سے ہین محمد بن ادریس شعبی اور احمد بن حنبل
اور جو لوگ کہ انکے قبل تھے جیسے سعید بن زبیر اور زہری اور شعبی اور تیمی اور جو کہ بعد

انکے سوے مثلاً لیث بن سعد اور سفیان بن عیینہ اور حماد بن اور ابن عون وغیرہم
اور جو انسے پیچھے آئے مثل یزید بن ہارون اور عبدالرزاق اور جریر بن عبدالحمید
و انکے امثال اور جو انکے اعقاب ہین جسطرح محمد بن یحیی ذہلی اور محمد بن اسمعیل بخاری
اور مسلم بن حجاج قشیری اور ابو داود سجستانی اور ابو زرعہ رازی اور ابو حاتم اور ابن
ابی حاتم اور محمد بن اسلم طوسی اور عثمان بن سعید دارمی اور ابن خزیمہ اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ قزوینی وغیرہم ائمہ سنت کہ حدیث پر عامل اور اوسکے ناصر تھے
اور اوسی جانب خلق کو ہدایت و دلالت کرتے ہین اس صفت کے علما بہت بلکہ بیحد
و شمار گذرے ہین جنکی تفصیل اسجگہہ بیموقع ہے۔ صابونی کہتے ہین کہ جو عقائد مینے
یہان لکھے ہین محدثین مذکورین بالاتفاق سب اسکے قائل تھے باہمہ اگر کسی اعتقاد
مین وہ مختلف تھے اور اسپر بھی سبکا اتفاق رہا ہے کہ اہلبدعت کو ہمیشہ مقہور و ذلیل
اور مبغوض و حقیر سمجھنا چاہیئے نہ اونکو اپنے پاس پھٹکنے دین اور نہ آپ اونکی صحبت
و معاشرت ڈھونڈین انکے ترک و ہجر مین اللہ کی رضا و خوشنودی طلب کرین۔
صابونی کہتے ہین کہ اللہ کے فضل سے مین بھی انہین حضرات کا متبع آثار ہون
اور اونھین کے انوار سے روشنی کا خواہان اپنے بھائی اور دوستونکو نصیحت
کرتا ہون کہ اس راہ سے نہ بہکین اور اغیار کے قولونکو نہ دیکھین بدعات و محدثات
جو مسلمانونمین شائع ہین اونمین نہ پڑین کیونکہ زمانہ محدثین مین بدعات مروجہ
سے اگر ایک بھی بدعت کسیکی زبانپر آتی تو قطعًا اوسکو چھوڑ دیتے بدعتی کا لقب
دھرتے جھوٹا بناتے ہرطرح کی اذیت پہنچاتے اور دھوکہ ندے میرے بھائیونکو کثرت
و زیادتی اہلبدعت کی کیونکہ یہ تو علامات قرب قیامت سے ہے فرمایا رسول خدا صلعم
نے آثار قیامت سے ہے علم کی کمی اور جہل کی زیادتی علم سے مراد سنت ہے اور
جہل سے بدعت۔ اس زمانہ مین جو شخص آنحضرت صلعم کی سنت کو پکڑے رہے

اور اوسپر استقامت کے ساتھ عمل کرے اور لوگونکو بھی اوسکی تلقین دے اجر
و ثواب اوسکا بیحد و حساب ہوگا بڑھکر اون لوگونسے جنھون نے اول اسلام مین
سنت کے بموجب عمل کیا ہے اسواسطیکہ جب آنحضرت صلعم نے ایسے آدمی کیلیے
پچاس آدمیونکا ثواب بتلایا تھا تو صحابہ نے پوچھا تھا کہ کیا آخر زمانے کے پچاس آدمیون
کے ثواب کی برابر حضرت نے جواب مین فرمایا کہ نہین بلکہ تمھارے پچاس شخصونکی مثل
اوسکا اجر ہوگا اور یہ وعدہ خاص اوسیکے واسطے ہے جو بحالت فساد امت حضرت ہی کی
سنت پر قائم رہے - زہری کہتے ہین ایک سنت کی تعلیم دو سو برس کی عبادت
سے بہتر ہے صابونی نے کہا کہ ایک روز ابو معاویہ ضریر مجلس ہارون رشید مین
حدیث بیان کر رہے تھے اوسی اثنا مین روایت ابو ہریرہ احتج آدم موسی کا
تذکرہ بھی آیا عیسی بن جعفر نے اوسپر کہا کہ آدم و موسی کے باہم کر گفتگو کیونکر
ہوئی حالانکہ ہزارون برسکا فاصلہ دونو مین ہے یہ کہنا تھا کہ ہارون غصہ سے
اوچھل پڑے اور یہ کہنے لگے کہ وہ تو حدیث رسول خدا صلعم بیان کر رہے ہین اور یہ
تو کہتا ہے کہ یہ کیسطرح ہوا غصہ کے فرو ہونے تک ہارونکی زبانپر یہ کلمہ برابر جاری رہا
صابونی نے کہا کہ ہر آدمی پر واجب ہے کہ اسیطرح اخبار و احادیث آنحضرت صلعم کی
قدر و تعظیم کیا کرے اور رضا و تسلیم و قبول و تصدیق سے پیش آتا رہے جو شخص
اسکے سوا اور راہ اختیار کریگا اور حدیث صحیح سنکر چون و چرا زبانپر لائیگا یا دلمین اوسکے
قبول کی بابت تردد و شک پاوے یا اوسکے مضمونکو مستبعد و منافی بتاوے
اوسپر ہارون رشید کی مانند اشد انکار و تحذیر کرنا چاہیے جسطرح کہ قبول کرلینا
آنحضرت صلعم کے کل احادیث کا جو مروی بطریق صحیح ہین لازم و ضرور ہے الله
عز و جل ہمین اہل اتباع سے کرے جو اوسکے کلام کو سنکر اچھی باتونپر عمل کرتے ہین
اور دنیا مین بھی تمام عمر کتاب و سنت پر قائم رہتے ہین اور اپنے فضل و کرم سے ہمکو

ارادات مضلہ وآراے مضمحلہ وسیّئات مذلہ سے بچاوے - تمام ہوا حاصل کلام صابونی کا

اصل رسالہ صابونی یہ جو ہمارے زیر نظر ہے حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد کا کہ مشہور امام ہین سماع لکھا ہے مع سند کے مصنف رسالہ تک رجال سند کے حفاظ مقدسی ہین - اور تاریخ سماع ۵۹۲ھ حافظ شمس الدین ذہبی نے کتاب العلو مین لکھا ہے کہ اسمعیل بن عبد الغافر نے امام الحرمین سے سنا کہتے تھے کہ مکہ معظمہ مین مذہبون کے بارہ مین مجھے خلجان وتردد پیدا ہوا آنحضرت صلعم کو مین نے خواب مین دیکھا کہ مجھسے فرماتے ہین کہ تو اعتقاد صابونی کو اختیار کر انتہی - مین کہتا ہون جو عقائد ابن صابونی کی کتاب مین ہین اون سبکو مختصرًا اس رسالہ مین درج کردیا ہے مع زیادتی کے جو ثابت ہے کلام دیگر ائمہ حدیث وعلماے کرام سنت سے - لہذا لازم کرلے تو اپنے اوپر یہ تحریر رحمت ہو خدا کی جو لکھا ہے ہمنے مضمون قرآن وحدیث کا اور نہ جدا ہونا تو ان دونون سے ہرگز اور انکے سوا دوسری شئے سے ہدایت مت چاہنا اور مزخرفات آراے مبطلین ومتکلفین کیجانب متوجہ نہونا اسواسطیکہ فوز وفلاح اوسی شئے مین ہے جو اللہ ورسول اللہ صلعم کی کتاب وسنت مین ہے نہ اون امور مین جنکو متکلمین ومتعمقین نے اپنے عقول مظلمہ وافکار مدلہمہ سے ایجاد واحداث کرلیا ہے تجکو چاہیئے کہ مقولہ قایل اور ہر زخرف وباطل کے بالعوض اللہ عزوجل کے کلام اور حدیث رسول خدا صلعم پر قانع وراضی رہ - چونکہ ہمنے دیکھا ہے کہ حافظ امام عبد اللہ بن محمد بن قدامہ مقدسی نے جو دینیات مین مجتہد مطلق ہین اور علماے آفاق اونکے علم وفضل کے معتقد رسالہ عقائد کے خاتمہ مین اتباع کی فضیلت مین ایک فصل لکھی اسلیے ہمنے چاہا کہ اوسمین سے فقط احادیث کو ملتقط کرکے یہان لکھدین کیونکہ عقائد تو اوس رسالہ کے ہماری تحریر مین آچکے اور دلائل کو علیحدہ کتاب مین جمع کرنے کا

قصد ہے ابن قدامہ کہتے ہین روایت کی جابر بن عبد اللہ نے کہ فرماتے تھے رسول
خدا صلعم اپنے خطبہ مین حمد کرتے ہین ہم اللہ کی اور ثنا کرتے ہین اسپر اوس طرح سے
کہ وہ اوسکے لائق ہے جسکو ہدایت کرتا ہے اللہ گمراہ کرنیوالا اوسکا کوئی نہین
اور جسے خدا گمراہ کرے اوسکو راہ راست پر لانیوالا کوئی نہین - بیشک سب
کلامونسے زیادہ تر سچ اللہ کی کتاب ہی اور سب راہونسے بہتر محمد صلعم کی راہ ہے اور بدتر
جملہ کامونسے دین مین نئی باتونکا نکالنا ہے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت
گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور نسائی لا اسقدر زیادت اس روایت مین کی ہے اور ہر گمراہی
جہنم مین ہے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اما بعد آگاہ ہو جاؤ
کہ مین جمیع اعتبارات سے آدمی ہی ہون عنقریب خدا کا قاصد میرے پاس
بنا بر طلب آنیوالا ہے اوسکی بموجب مین یہانسے چلا جاؤنگا تم مین دو عمدہ چیزین
چھوڑ جاؤنگا اول اللہ کی کتاب جسمین ہدایت و نور ہے جو اوسکو پکڑیگا ہدایت پر
رہیگا اور جو اوسے چھوڑ دیگا قرآن کے ورا اور طرف جاویگا گمراہی مین گریگا دوم
میری اہلبیت یاد دلاتا ہون مین تمکو اس باب مین خدائے پاک کو یہ کلمہ تین بار
حضرت نے فرمایا یہ روایت مسلم کی ہے - حافظ ابن قدامہ نے اسکے بعد ساریہ
کی روایت نقل کی جسکا یہ مضمون ہے بیشبہ جو شخص زندہ رہیگا تم مین سے
دیکھیگا بہت سا اختلاف اوسوقت لازم کرلینا تم اپنے اوپر میری سنت اور
خلفاے راشدین کی سنت کو اور پکڑ لینا تم اوسے کسکر دانتونسے اور بچائے رہنا
اپنے کو محدثات سے کیونکہ ہر محدث بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر
گمراہی آگ مین روایت کیا ہے اسکو ابوداود و ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو
صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ کی روایت مین اسقدر اور زیادتی ہے چھوڑا ہے مین نے
تمکو صاف شاہ راہ پر جسکی رات دن کے برابر روشن ہے نہ بہکیگا اوس سے

ہیرے بعد کوئی شخص ہلاک ہونیوالے کے سوا یعنی جنکے مقدر مین نار و ہلاکت لکھی ہے
اور ایک روایت مین یہ زیادتی وارد ہے ابو الدرداء نے کہا قسم ہے اللہ کی بیشک
سچ کہا رسول خدا صلعم نے چھوڑ گئے ہمین وہ کھلی ہوئی راہ پہ جسکی رات
مثل دن کے ہے۔ اور حدیث کی ابو ہریرہ نے آنحضرت صلعم سے تحقیق چھوڑا ہے
مین نے تم لوگونمین اوس چیز کو کہ نہ گمراہ ہوگے تم اوسکے بعد جب تک کہ پکڑے رہوگے تم
اوسے وہ کتاب ہے اللہ کی اور میری سنت کبھی نہ جدا ہونگی یہ دونون ایک دوسرے
سے حتی کہ حوض کوثر پر بھی میرے پاس یہ دونون بالاتفاق ساتھ ہی ساتھ پہنچینگے
یہ روایت سنن طبرانی کی ہے۔ ابو بکر صدیق نے اپنے خطبہ مین کہا ہے کہ مین ہر
امر مین متبع ہون کسی وجہ سے مبتدع نہین۔ اور عمر فاروق کہتے ہین بیشک
چھوڑے گئے ہو تم کھلی ہوئی راہ پر مگر یہ کہ تم اپنے آپ سے گمراہی اختیار کرلو لوگون کے
ساتھ ملکر داہنے جانب یا بائین طرف مڑکر۔ ابن مسعود نے کہا کہ ہم مقتدی اور متبع ہین
مبتدی اور مبتدع نہین ہین تم نہ گمراہ ہوگے جب تک حدیث کو پکڑے رہینگے
زہری نے آنحضرت صلعم سے روایت کی کہ نہین زنا کرتا ہے زانی اور حال یہ کہ وہ
اوسوقت مین باایمان ہو اوزاعی کہتے ہین کہ مین نے اسکی بابت زہری سے یہ پوچھا
کہ مقصد اسکا کیا ہے زہری نے جواب مین کہا اللہ کی طرف سے جو علم آیا رسول خدا
صلعم نے بدستور ہم تک پہنچا دیا اب ہمارا کام فقط اوسکا قبول کرلینا ہے۔ رسول خدا
صلعم کی حدیثونکو اوسیطرح رکھنا چاہیے جسطرح کہ وہ وارد ہین یعنی اونمین تاویلین نہ
نکیجاوین اوزاعی کا قول ہے صبر کر سنت پر اور ٹھہر جا جہان ٹھہری ہے قوم۔
اور وہی کہنا جو اونہون نے کہا ہے اور رکنا اوس چیز سے جس سے کہ وہ رکی ہین
اور چلنا راہ پر سلف صالح کے کیونکہ تیرے واسطے اوسمین کفایت ہے جو اونکے واسطے
کافی ہوا۔ کہا ابن قدامہ رح نے یہ جملہ مختصر کتاب و سنت و آثار سلف سے تجھکو

چاہیئے کہ لازم کرے اسکو اور جو کچھ کہ اسکے ورا اسیطرح وارد ہوا ہے اللہ عز وجل اور
رسول خدا صلعم اور صالحین سلف و ائمہ امت سے جسپر کہ اتفاق ہو چکا ہے خیار
امت کا سوا اسکے دوسرونکے اقوال کو ذلیل و خوار اور لغو و بے اعتبار اور
عبث و بیکار جانکر چھوڑ دے اگرچہ اکثر متاخرین اوسکے سبب دھوکے مین پڑ چکے ہین
اور اوسکو اپنے سر و آنکھونپر رکھ چکے ہون یہ با جمعہم اہل باطل ہین انکے
کثیر ہونے سے تو دھوکھا نہ کھانا اسلیئے کہ رسول خدا صلعم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا عنقریب مختلف ہو جائیگی میری امت تہتر فرقونپر وہ سب آگ مین جائینگے
ایک فرقہ کے سوا جو چلیگا میری اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ائمہ حدیث سے
ایک جماعت نے اسکو روایت کیا ہے بالفاظ و طرق مختلفہ۔ چاہتے ہین ہم اللہ
سبحانہ و تعالی سے توفیق اوسکے مرضیات کی اور پہنچا دے ہمکو نبی مختار
محمد صلعم اور اونکی آل اطہار و اصحاب اخیار کے پاس اور جمع کر دے دار
کرامت مین بیشک اللہ دعا کا سننے والا اور قبول کر لینیوالا ہے۔ تمام ہوا
مطلب علامہ ابن قدامہ کا۔ مصنف رسالہ قائد الی العقائد نے بعد صلوۃ
وسلام کے آخر مین یہ لکھا ہے کہ اس رسالہ کی تصنیف و تذکرہ و جلسونمین ہوئی ہے
اواخر ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۶ ہجری مین دار الاقبال بھوپال مین محفوظ رکھے
اللہ ہمین اور اسے ہر آفت و زوال سے بلوغ المرام کے ساتھ اس مختصر رسالہ کو
اسواسطے چھپوا دیا ہے کہ مجموعہ مطبوعہ جامع ہو عبادات و معاملات اور
[illegible] و آداب اسلامیہ و عقائد دینیہ کو اور اللہ ہی سے ہے سوال توفیق و احسان کا

تمت

شہر جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ

داخلہ نمبر	۱۴۴۷۱
فن نمبر	رالض ۳۵
کتاب نمبر	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ حافلہ مترجم کتاب لقائد الی العقائد

غم ایک کا نہین ہے فقط جسکو روئیے ۔ دلکو جگر کو جان کو کس کسکو روئیے

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول متبع سنت رسول ربانی مولانا سید عبد الباری نقوی سہسوانی ابن زبدۃ المتکلمین عمدۃ المحققین مقبول بارگاہ صمد سید سراج احمد ادخلہا اللہ فی اعلی علیین ماہ محرم الحرام سال یکہزار و دو صد و شصت و ہفت ہجری مین پیدا ہوئے اور آغوش شفقت والدین مین پرورش پاکر دوازدہ سالگی مین داغ یتیمی سے آشنا ہوئے کچھہ دنون وطن مین علوم رسمی اساتذۂ مختلف سے حاصل کئے آخر الامر بعمر چہاردہ سالگی شیخ العلما سید الفضلا یگانۂ زمن سید امیر حسن صاحب سہسوانی غفر اللہ لہ کی خدمت با برکت مین رہکر استفادۂ معقول و منقول مین مشغول رہے نوزدہ سالہ عمر مین بعد فراغ و تحصیل علوم بمواجہۂ علماے کبار و فضلاے عالی تبار بمقام میرٹھہ مین دستار فضیلت زیب سر فرمائی جناب مرحوم کو تحقیق مذاہب غیر مین ید طولی حاصل تھا جیسا آپکی کتاب اعلام الاحبا والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام شاہد عادل موجود ہے ایک زمانہ تک مدرسہ اسلامیہ اکبرآباد مین گورنمنٹی ملازم رہے بعد شکست مدرسہ پروانہ خوشنودی مزاج حکام وقت سے حاصل کئے آٹھہ نہ سال سے یہ قدردانی

حضور پر نور عالیجناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کراؤن آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقۂ اعلائے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال دام اقبالہا و شوہر عالیقدر رئیسہ معظمہ دام اقبالہ اس دار الاسلام میں عہدۂ ممتاز پر مامور تھے اپنی حسن لیاقت و عمدہ قابلیت سے ہمیشہ حمد و حسین کو خوش رکھا با اینہمہ فضائل آپ اپنی وضع طالب علمانہ رکھتے تھے سفر و حضر میں بہت چست و مستعد رہتے تھے راحت پر محنت کو مقدم جانتے تھے اکثر اپنے صرف سے خفیہ غربا کی حسب حیثیت خود خبر گیری کرتے افسوس صد افسوس اونکی اجل نے عجلت کی آب و ہوائے دنیا نے جلد ناموافقت کی کہ بتاریخ نہم شہر ذیحجہ بوقت شب یوم عرفہ سال یکہزار و سہ صد و سہ ہجری بعمر سی و شش سالگی مقام بھوپال میں سفر آخرت اختیار کیا خاص و عام شہر کو اپنا عزادار کیا ؎ گر بپیری دو سالہ بمیر عجبی نیست ٭ این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد ٭ عجب خدا کی شان ہے کہ سال گذشتہ میں اسی عرفہ کے دن مقام عرفات میں منسک حج ادا کر رہے تھے اللّٰھم اغفر ما منعم ظاہرۃ و باطنۃ لا تغادر ذنبا سانحہ غریب یہ ہے کہ اونکے انتقال کے تیسرے روز اسی عارضہ سرسام میں اونکی دختر دوازدہ سالہ نے قضا کی اور برابر اپنے پدر بزرگوار کے مدفون ہوئیں ؎ یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر شگفت ٭ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون آپ جناب مرحوم کے اعقاب میں سے بفضلہ تعالی دو لڑکے ایک اعجاز احمد دوسرے ممتاز احمد موجود ہیں خداوند کریم اونھیں عمر طبعی کو پہنچائے اور توفیق علم و حسن عمل عطا فرمائے آمین آپ کے وفات کی تاریخ عربی میں حافظ سید محمد صاحب سورتی مہتمم وظائف ریاست نے اسطور پہ تحریر فرمائی رب اغفر و ارحم علی عبد الباری و سکنہ فی اعلا الجنۃ ٭

۱۳۰۳ھ

اور منشی سید جمیل احمد جمیل سہسوانی ہمشیرہ زادہ جناب مغفور نے یہ قطعہ تاریخ موزون کیا ؛

چشم خون بارد کہ عبد الباری از دنیا رفت ؛ دل فزون نالد کہ ماندہ جادۂ دین بے دلیل
خورد سال اندر غم او زار و گریان سالخورد ؛ شد یتیم اندوہناک و سینہ چاک ابن السبیل
سبط احمد گشت محزون عبد باقی بیقرار ؛ خستہ از غم شد جلیل آشفتہ از ماتم جمیل

بود فکر سال فوت او کہ رضوان از بہشت
گفت یادا وارث حور و نعیم و سلسبیل
۱۳۰۳ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے جمیل آپ اوحد خدا ؛ پیر و مرشد خدا خدا کیجے
لغت پیغمبر اور آپکا مذہب ؛ شرم کیجے ذرا حیا کیجے

اما بعد اہل دین کو خوشخبری سناتا ہوں مضمون تازہ زبان پر لاتا ہوں سامعین سے تمنائے تحسین ہے ناظرین سے رجائے آفرین ہے کہ اندنون یہ رسالہ نافعہ و مقالہ ساطعہ رہبر عقائد ایمانی رہنمائے اصول مسلمانی محتوی فوائد تام متضمن منافع اہل اسلام سائق العباد الی صحۃ الاعتقاد نام نتیجہ طبع وقاد و ذہن نقاد جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول متبع سنت رسول ربانی مولانا سید عبد الباری صاحب سہسوانی غفر اللہ لہ ترجمہ اردو سے کتاب ہدایت مآب القائد الی العقائد ریختہ قلم کرامت رقم نونہال گلشن علم و کمال نوبادۂ چمن دولت و اقبال معدن فضائل عدیدہ مخزن خصائل حمیدہ ذہن فہم صائب ابو النصر میر علی حسن خانصاحب زاد اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ مطبع فیض بنیاد بنارس سعید المطابع نام مین طبع ہو کر مشہور زمان و

زمین و مقبول ارباب دین ہوا ؎ جانان نہ صرف در دل دیوانہ جلوہ کرد
آئین مہر نیمروز بہر خانہ جلوہ کرد ۔ واہ کیا ترجمہ مفید ہے جس سے ہر عامی و
عالم مستفید ہے تمام عقائد سنن صحیحہ ثابتہ سے اخذ کئے گئے ہیں اقوال
زید و عمرو بکر سے نہیں لئے گئے سچ کہتا ہوں خدا گواہ ہے سلف صالح کی
یہی روش یہی راہ ہے ؎ جلوۂ یار کہ امروز دل افروز منست ۔ این
ہمانست کہ موسی سر طور شد و دریافت ۔ عبارت سلیس ہے ترجمہ نفیس ہے
لفظ خوب ہیں معنی محبوب ہیں زبان پر تاثیر ہے بیان نقش تسخیر ہے
اللہ تعالی اسکے صلہ میں مترجم کی مغفرت کرے مؤلف اصل کتاب کی
عمر و اقبال میں برکت دے جملہ مومنین و مومنات کو توفیق عمل بخشے
ع من دعا گویم و حضار بگویند آمین ۔

قطعۂ تاریخ طبع

چہ زیبا ترجمہ مطبوع گردید ۔ کہ ہر دیندار از وے بہرہ مندست
سوی خود میکشد دلہاے عالم ۔ ہمانا سطر سطر او کمندست
نہ تنہا عامیان محتاج او بند ۔ کہ خیل عالمان ہم مستفیدست (حاجتمندست)

جمیل اکنون پے تاریخ طبعش
بگو شرح عقائد دلپسندست
۱۳ ۰ ۴

کمترین خلائق سید جمیل احمد سہسوانی غفر اللہ لہ

تمت

سنہ ۱۳۰۴ھ

صحت نامہ سائق العباد

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۳	جائنا	جاءنا	״	۴	نقصان	نقصان وعیب
״	۴	الراعین	الداعین	۱۱	۱۴	جزیہ	جزئیہ
״	۵	الی القائد	الی العقائد	״	۱۶	اسکے	اوسکے
۳	۱۷	تنزیہہ	تنزیہ	۱۲	۱۰	آلی	آلی
״	۲۱	اسکی	اسی کی	۱۳	۳	اسکے	اسکا
۴	۶	خلاق	خلاق باری	״	۵	اسیلیے	اس لیے
״	۱۶	ولی	*	۱۴	۱۳	حیثت	حیثیت ہیں
״	۲۰	حبیبی	حَبِیبِی	״	۲۱	خوب	خوب فقرہ
۵	۸	لغتاً	لغۃً	۱۵	۷	بہان	جہان
״	۱۴	سنت کے	سنت سے	۱۶	۸	ومحفوظی	اورمحفوظی
״	۱۵	الصلاۃ	الصلات	״	״	رسوانکا	رسولونکا
״	۱۷	اوکمی	اورکمی	۱۷	۶	الدنیہ	لدنیہ
״	۱۸	توفیقی	توقیفی	״	۱۹	چیز	یاکسی چیز
۶	۱۱	جانتے	جانتے ہیں	۲۰	۲	اوسیکے	اوسکے
״	۲۰	مثبت	معیت	۲۲	۴	صنعات	صفات
۷	۳	اشراق	اشراف	۲۳	۵	ثواب	صواب
״	۶	مندرج	غیر مندرج	״	۱۱	صنعات	صفات
۹	۳	صنعات	صفات	۲۴	۷	شخص	کسی شخص

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
٢٦	١٠	سے	سے	٣٧	١٥	نیمک	×
٢٨	٢	ن	ہین	٣٨	١٥	موئد	موید
"	١٠	تفصیل	تفضیل	"	"	اول کی	اول کا
٢٩	٨	رساوس	وساوس	٣٩	١	عالمین	حاملین
"	٩	مرتب	مترتب	"	١٩	یقین	یقیناً
"	١٨	بوجہ چند	بچند وجوہ	"	٢١	زبیر	زہیر
٣٠	١١	ہوما	ہونا	٤١	٣	وانکے	اور انکے
"	١٨	پروردگار	جسکو پروردگار	"	"	کرسکتے ہین	کرتے تھے
٣١	١٦	بہی	ہی	"	١٢	دہونڈین	ڈہونڈین
٣٢	٦	اوٹھالی	اوٹھائی	"	٤	اونھین	انہین
"	١٢	موئد	موید	٤٢	٣	الیے	ایسے
٣٣	٨	کرتا ہے	کرنا ہے	"	١٠	اوسپر	اسپر
"	١٣	الطیبعی	الطبیعوا	"	١٣	آحادیث	احادیث
٣٤	١٦	آساس	اساس	"	١٥	آتنا ہے	آتا ہے
"	١٨	طلیفہ	خلیفہ	٤٤	٢	اسپر	اوسپر
٣٥	٢	اوسکے	اسکے	"	٤	روایت ہین	روایتین اور
"	١١	علاوہ	لعبہ	٤٥	١	تارہ	نارو
"	٢٠	موئد	موید	٤٦	١١	المہار	الہار
٣٦	١٣	الجن والانس	الجنۃ والناس	"	١٥	آواخر	اواخر